سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2024

سوموار، 26۔ فروری 2024

(یوم الاثنین، 15۔ شعبان المعظم 1445ھ)

اٹھارہویں اسمبلی: پہلا اجلاس

جلد 1 : شمارہ 3

65

فہرست کارروائی

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

سوموار،26۔ فروری2024

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

1۔ نو منتخب اراکین جنہوں نے ابھی تک حلف نہیں اٹھایا، اگر ہوں، کی حلف برداری۔

2۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کے آرٹیکل130(3) اور(4) کے تحت وزیر اعلیٰ کا انتخاب۔

67

صوبائی اسمبلی پنجاب

اٹھارہویں اسمبلی کا پہلا اجلاس

سوموار،26۔فروری2024

(یوم الاثنین،15۔شعبان المعظم1445ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں صبح 11 بج کر30 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر ملک محمد احمد خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبد الماجد نور نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیمo

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم o

سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ①
لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۚ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيْرٌ ② هُوَ الْاَوَّلُ وَ الْاٰخِرُ وَ الظَّاهِرُ وَ الْبَاطِنُ ۚ وَ هُوَ
بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ③ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ فِيْ
سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ ۚ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ
فِي الْاَرْضِ وَ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَ مَا يَعْرُجُ
فِيْهَا ۚ وَ هُوَ مَعَكُمْ اَيْنَ مَا كُنْتُمْ ۚ وَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ④ لَهٗ
مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ وَ اِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ⑤

سورۃ الحدید(آیات نمبر1 تا 5)

اللہ کی پاکیزگی بیان کرتے ہیں وہ جو آسمانوں اور زمین میں ہیں۔ اور وہ زبردست حکمت والا ہے(1) آسمانوں اور زمین کی بادشاہت اسی کے لئے ہے۔ وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے۔ اور وہ ہر چیز پر قادر ہے(2) وہی سب سے پہلا اور سب سے پچھلا اور ظاہر اور پوشیدہ ہے۔ اور وہی ہر چیز کو جاننے والا ہے(3) وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں بنایا پھر وہ عرش پر قائم ہوا۔ وہ جانتا ہے جو چیز زمین میں داخل ہوتی ہے اور جو اس سے نکلتی ہے۔ اور جو آسمان سے اترتی ہے اور جو اس میں اوپر چڑھتی ہے اور وہ تمہارے ساتھ ہے جہاں کہیں تم ہو۔ اور اللہ اس کو جو تم کرتے ہو دیکھتا ہے(4) آسمانوں اور زمین کی حکومت اسی کے لئے ہے اور سب امور اللہ ہی کی طرف لوٹائے جاتے ہیں۔(5)

وَما علینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

مرا پیمبر عظیم تر ہے کمال خلاق ذات اُس کی
جمال ہستی حیات اُس کی بشر نہیں عظمتِ بشر ہے
شعور لایا کتاب لایا وہ حشر تک کا نصاب لایا
دیا بھی کامل نِظام اُس نے اور آپ ہی انقلاب لایا
وہ علم کی اور عمل کی حد بھی ازل بھی اُس کا اور ابد بھی
وہ ہر زمانے کا راہبر ہے مرا پیمبر عظیم تر ہے
وہ شرحِ احکام حق تعالیٰ وہ خود ہی قانون خود حوالہ
وہ خود ہی قرآن خود ہی قاری وہ آپ مہتاب آپ ہالہ
وہ عکس بھی اور آئینہ بھی وہ نقطہ بھی خط بھی دائرہ بھی
وہ خود نظارہ ہے خود نظر ہے مرا پیمبر عظیم تر ہے
بس ایک مشکیزہ اِک چٹائی ذرا سے جَو ایک چارپائی
بدن پر کپڑے بھی واجبی سے نہ خوش قبائی
یہی ہے کُل کائنات جس کی گنی نہ جائیں صفات جس کی
وہی تو سلطانِ بحر و بر ہے مرا پیمبر عظیم تر ہے

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں گیلری میں موجود تمام visitors کو clearly بتا رہا ہوں کہ آپ کوئی شور اور نعرہ نہیں لگائیں گے اور ہاؤس کا ماحول بھی خراب نہیں کریں گے۔ آپ سب لوگ تشریف رکھیں۔ میں ایک بار پھر آپ سب سے کہہ رہا ہوں کہ نعرہ بازی نہیں کریں گے۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! پلیز آپ تشریف رکھیں۔ Let us go to the procedure please میں آپ کو بعد میں موقع دوں گا۔ آج کے ایجنڈے کا پہلا item اُن اراکین کا حلف ہے جنہوں نے ابھی تک حلف نہیں اٹھایا لہٰذا اگر ایسے نومنتخب اراکین ایوان میں موجود ہیں تو وہ حلف اٹھانے کے لئے اپنی نشستوں کے سامنے کھڑے ہو جائیں اور بعد میں حلف کے رجسٹر پر اپنے دستخط ثبت فرمائیں۔

حلف

نومنتخب ارکان اسمبلی کا حلف

(اس مرحلہ پر درج ذیل دو معزز ممبران اسمبلی نے حلف لیا)

1۔ **جناب محمد طاہر، ایم پی اے** **پی پی۔284**

2۔ **جناب خضر حسین مزاری، ایم پی اے** **پی پی۔297**

(اس مرحلہ پر دونوں معزز ممبران نے حلف رجسٹر پر اپنے دستخط ثبت کئے)

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں کیونکہ پہلے میں آپ سے ایک ضروری بات کہنا چاہ رہا ہوں and this is for all the House. آپ اس بات پر trust رکھیں کہ as Custodian of the House and according to my oath میں aisles کے دونوں اطراف کے حقوق To all honorable members اپنی آئینی ذمہ داری کے طور پر ادا کروں گا۔ میں آپ کے سامنے آئین کا آرٹیکل 130 quote کروں گا کیونکہ یہ ہاؤس آئین اور Rules of

Procedure کے تابع ہے اس لئے ہم کوئی کارروائی نہیں کر سکتے ماسوائے رولز معطل کر کے کوئی کام کریں۔ میں نے آئین کی بالادستی کو ensure کرنے کا حلف اٹھایا ہے لہٰذا میں اپنے حلف کی پاسداری کروں گا۔I am wearing this law on my sleeves تو آئین سے ہٹ کر کوئی دوسری بات نہیں ہوگی۔ آئین کا آرٹیکل 130(3) یہ کہتا ہے کہ:

130(3) After the election of the Speaker and the Deputy Speaker, the Provincial Assembly shall, to the exclusion of any other business, proceed to elect without debate one of its members to be the Chief Minister.

So there could nothing be said, done, uttered and allowed.

آج کے ایجنڈے کا دوسرا item وزیر اعلیٰ کا انتخاب ہے۔ آئین کے آرٹیکل 130 کے تحت وزیر اعلیٰ کے انتخاب کے لئے آج کا دن مقرر کیا گیا ہے۔ Rules of Procedure صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے Rule 17 کے مطابق کاغذات نامزدگی انتخاب کے لئے مقررہ دن سے ایک دن پہلے یعنی مورخہ 25۔ فروری 2024 شام پانچ بجے تک سیکرٹری اسمبلی کے پاس جمع کروائے جانے تھے۔ مقررہ وقت تک سیکرٹری اسمبلی کے پاس جمع کروائے جانے والے کاغذات نامزدگی کی تفصیل اس طرح ہے۔

وزیر اعلیٰ کے انتخاب کے لئے مقررہ وقت تک چھ کاغذات نامزدگی موصول ہوئے جن میں سے تین کاغذات نامزدگی کے ذریعے محترمہ مریم نواز شریف، ممبر صوبائی اسمبلی پی پی۔159 کو امیدوار برائے وزیر اعلیٰ نامزد کیا گیا ہے۔ اُن کے تجویز کنندگان اور تائید کنندگان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

جناب محمد ایوب خان، ممبر صوبائی اسمبلی پی پی۔122 تجویز کنندہ اور میاں یاور زمان، ممبر صوبائی اسمبلی پی پی۔190 تائید کنندہ ہیں۔ جناب ذیشان رفیق، ممبر صوبائی اسمبلی پی پی۔ 51 تجویز کنندہ اور خواجہ سلمان رفیق، ممبر صوبائی اسمبلی پی پی۔153 تائید کنندہ ہیں۔ جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن،

ممبر صوبائی اسمبلی پی پی۔148 تجویز کنندہ اور خواجہ عمران نذیر، ممبر صوبائی اسمبلی پی پی۔150 تائید کنندہ ہیں۔

تین کاغذات نامزدگی کے ذریعے جناب آفتاب احمد خان، ممبر صوبائی اسمبلی پی پی۔108 کو امیدوار برائے وزیر اعلیٰ نامزد کیا گیا ہے جن کے تجویز کنندگان اور تائید کنندگان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

جناب شہباز احمد، ممبر صوبائی اسمبلی پی پی۔130 تجویز کنندہ اور جناب مشتاق احمد، ممبر صوبائی اسمبلی پی پی۔26 تائید کنندہ ہیں۔ جناب محمد معین الدین ریاض، ممبر صوبائی اسمبلی پی پی۔215 تجویز کنندہ اور محترمہ صائمہ کنول، ممبر صوبائی اسمبلی پی پی۔260 تائید کنندہ ہیں۔ جناب احمد خان، ممبر صوبائی اسمبلی پی پی۔87 تجویز کنندہ اور چودھری محمد اعجاز شفیع، ممبر صوبائی اسمبلی پی پی۔258 تائید کنندہ ہیں۔ Rules of Procedure صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے Rule 18 کے تحت میں نے کاغذات نامزدگی کی چھان بین کی اور چھان بین کے بعد تمام کاغذات درست پائے گئے ہیں۔ اس سے پہلے کہ میں انتخاب کی کارروائی کے آغاز کا اعلان کروں، میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ انتخاب کے طریق کار کے بارے میں ایوان کو آگاہ کریں۔

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ Rules of Procedure صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے گوشوارہ دوم کے مطابق ووٹ ریکارڈ کروانے کی کارروائی کچھ اس طرح ہو گی۔ جونہی جناب سپیکر کارروائی کا باقاعدہ آغاز کریں گے تو پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں گی تاکہ جو معزز ممبران ایوان میں موجود نہیں ہیں وہ ایوان میں تشریف لا سکیں۔ جونہی گھنٹیاں بجنا بند ہوں گی تو لابیوں کے تمام دروازے lock کر دیئے جائیں گے اور جب تک ووٹنگ مکمل نہیں ہو جاتی کسی معزز ممبر یا اسمبلی سیکرٹریٹ کے عملہ کے کسی شخص کو اندر آنے یا باہر جانے کی اجازت نہ ہو گی۔ پھر جناب سپیکر اعلان کریں گے کہ جو معزز ممبران محترمہ مریم نواز شریف کے حق میں ووٹ دینا چاہتے ہیں وہ قطار میں جناب سپیکر کے دائیں جانب والی لابی کے دروازے سے گزریں اور جو معزز ممبران جناب آفتاب احمد خان کے حق میں ووٹ دینا چاہتے ہیں وہ قطار میں جناب سپیکر کے بائیں جانب والی لابی کے دروازے سے گزریں۔ دونوں دروازوں پر شمار کنندہ (tellers) کھڑے ہیں جو ان کے ووٹ کا اندراج کریں گے۔ ووٹ کا اندراج کروانے کے لئے ہر معزز ممبر اپنا ڈویژن نمبر پکاریں گے۔ ڈویژن نمبر کے سلسلے میں وضاحت یہ ہے کہ جنرل نشستوں سے منتخب

ہونے والے ممبران کا پی پی نمبر ہی اُن کا ڈویژن نمبر ہو گا جبکہ مخصوص نشستوں پر منتخب ہونے والے ممبران کا ڈبلیو یا این ایم نمبر جو انہیں سیکرٹریٹ ہذا کی طرف سے پہلے ہی الاٹ کیا جا چکا ہے، اُن کا ڈویژن نمبر ہو گا۔ شمار کنندہ ڈویژن لسٹ میں ان کے نام پر نشان لگانے سے پہلے ہر معزز ممبر کا نام پکارے گا۔ ہر معزز ممبر اس امر کا اطمینان کرنے کے بعد کہ ان کے ووٹ کا اندراج ہو چکا ہے، لابی میں چلے جائیں گے اور ووٹنگ مکمل ہونے تک وہ دوبارہ ہاؤس میں نہیں آئیں گے۔ ووٹ کا اندراج مکمل ہونے کے بعد ڈویژن لسٹوں سے ووٹوں کی گنتی کی جائے گی پھر دو منٹ تک دوبارہ گھنٹیاں بجائی جائیں گی تاکہ معزز ممبران لابی سے اپنی اپنی نشستوں پر تشریف لے آئیں۔ گھنٹیاں بند ہونے کے بعد جناب سپیکر ووٹنگ کے نتیجے کا اعلان فرمائیں گے۔ امیدواران اپنے پولنگ ایجنٹ مقرر کر سکتے ہیں اور teller سے ڈویژن لسٹ حاصل کر سکتے ہیں۔ شکریہ

جناب سپیکر: اب ہم انتخابی کارروائی کا باقاعدہ آغاز کرتے ہیں لہٰذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب شعیب امیر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! پلیز تشریف رکھیں، میں عرض کرتا ہوں۔ مجھے بولنے کی اجازت تو دیں۔ پوائنٹ آف آرڈر ایک ایسی چیز ہوتی ہے کہ جب کبھی اسمبلی کی کارروائی Rules of Procedure کے مطابق نہ چل رہی ہو تو کوئی بھی معزز ممبر اُٹھ کر بات کر دیتے ہیں۔ میری آپ سے درخواست ہے کہ اس کو orderly رکھیں۔ میں آپ سے صرف یہ کہہ رہا ہوں کہ میں نے بات شروع کرنے سے پہلے آئین کا آرٹیکل (3)130 پڑھا ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف احتجاجاً اپنی اپنی نشستوں کے سامنے کھڑے ہو گئے)

میں honorable ممبران سے درخواست کروں گا کہ وہ اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔ رانا صاحب! آج ہم procedure سے ہٹ کر بول ہی نہیں سکتے اور آپ کا کوئی بھی لفظ ریکارڈ نہیں ہو سکتا لہٰذا میں آئین سے ہٹ کر کارروائی کیسے چلاؤں؟ اگر آپ کا کوئی

administrative مسئلہ ہے تو آپ اور میاں صاحب Chair کے پاس آ جائیں لیکن آپ کا ایک لفظ بھی کارروائی کا حصہ نہیں بن سکتا۔ آپ Chair کو approach کر لیں۔(شور و غل)

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! ہماری بات نہ سنے جانے کی وجہ سے ہم ہاؤس سے ٹوکن واک آؤٹ کرتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف ہاؤس سے ٹوکن واک آؤٹ کر گئے)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔ گیلری کا آرڈر maintain رکھا جائے۔ Honorable ممبران نے بائیکاٹ کیا ہے۔ میں گیلری میں بیٹھے تمام guests سے last time کہہ رہا ہوں کہ تشریف رکھیں اور نعرہ بازی نہ کی جائے ورنہ اسمبلی کا سٹاف آپ کو evict کر دے گا۔

محترمہ مریم نواز شریف: جناب سپیکر! میں بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ مریم نواز شریف!

محترمہ مریم نواز شریف: جناب سپیکر! میں یہ کہنا[*************************]۔ شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: محترمہ! میں آپ کے اس gesture کو appreciate کرتا ہوں لیکن میری مجبوری ہے کہ میں نے ہاؤس کو آئین کے مطابق چلانا ہے۔ آئین کا آرٹیکل 130 کہتا ہے کہ آج کے دن کوئی ایک لفظ نہیں کہا جا سکتا. So no member has a right of audience. آپ کا بہت اچھا gesture ہے اس لئے میں خواجہ عمران نذیر، خواجہ سلمان رفیق، جناب سمیع اللہ خان، جناب سہیل شوکت بٹ، جناب خلیل طاہر سندھو، سید علی حیدر گیلانی، جناب شافع حسین اور جناب غضنفر عباس سے کہتا ہوں کہ آپ اپوزیشن کے پاس جا کر اُن کو ہاؤس میں لانے کی effort کریں۔ سندھو صاحب! آئین کی کتاب لے کر جائیں اور اُن کو آرٹیکل 130 کے بارے میں بتائیں کہ آپ کا right of audience نہیں ہے۔ وہ اس بات پر بائیکاٹ کر رہے ہیں کہ آئین میں یہ کیوں لکھا ہوا ہے؟ اُن کو یہ بھی بتا دیں کہ وہ آئین کا بائیکاٹ کر رہے ہیں۔ یہ Parliamentary practice ہے اور محترمہ

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

نےgoodwill gesture دیا ہے اس لئے ٹائم اپنے مطابق جاری ہے لہٰذا اس بات کو دو منٹ میں conclude کر دیں۔

(اس مرحلہ پر خواجہ عمران نذیر، خواجہ سلمان رفیق، جناب سمیع اللہ خان، جناب سہیل شوکت بٹ، جناب خلیل طاہر، سید علی حیدر گیلانی، جناب شافع حسین اور جناب غضنفر عباس معزز ممبران حزب اختلاف کو منانے کے لئے ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

آپ تمام معزز ممبران یہاں تشریف فرما ہیں لہٰذا میں اس opportunity کے پیش نظر یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس ہاؤس کا جو بھی procedure ہے چاہے یہ elections ہیں، اِن کے متعلق آئین اور اسمبلی کے Rules of Procedure نے پورے procedure کی ایک ایک detail بڑی clearly بتادی ہے کہ ہم کس stage پر کیا کر سکتے ہیں۔ آئین میں یہ provided ہے کہ without debate ایک لفظ بھی ہم نہیں کہہ سکتے۔ پہلے سپیکر اور ڈپٹی سپیکر کے انتخاب میں to the exclusion of any other business تھا لیکن اس میں without any debate ہے یعنی اگر کوئی معزز ممبر پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑا ہوتا ہے تو اُس کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ اب اس طرح کا بائیکاٹ آئین کا بائیکاٹ کہلائے گا۔

میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ چونکہ ہم نے کسی ممبر کو floor نہیں دیا لہٰذا یہی Rule stricto sensu محترمہ پر بھی apply کرے گا۔ اِن کا goodwill gesture تھا لیکن یہ کارروائی کا حصہ نہیں بنائیں گے لہٰذا تمام ممبران کے الفاظ کارروائی سے حذف کئے جاتے ہیں۔

میں دوبارہ جناب شافع حسین اور سید حیدر گیلانی سے کہوں گا کہ آپ ایک دفعہ پھر اپوزیشن کے پاس جائیں meanwhile ہم اپنی کارروائی کا آغاز کر رہے ہیں۔ یہ مناسب نہیں کہ سارے ہاؤس کا وقت ضائع کیا جائے۔ وہ آئین کا بائیکاٹ کر رہے ہیں کیونکہ جب اُن کو بولنے کی اجازت ہی نہیں ہے تو کس طرح بولا جاسکتا ہے۔

(اس مرحلہ پر جناب شافع حسین اور سید حیدر گیلانی دوبارہ معزز ممبران حزب اختلاف کے پاس گئے)

جناب سپیکر: جو معزز ممبران بائیکاٹ کرنے والے ممبران کو بلانے کے لئے باہر گئے ہیں اُن کو ہاؤس میں بلا لیا جائے تاکہ کارروائی شروع کریں۔ خلیل طاہر سندھو صاحب! آپ اپنے ممبران کو واپس بلا لیں تاکہ کارروائی کا آغاز کیا جائے۔

(اس مرحلہ پر چند معزز ممبران حزب اختلاف ہاؤس میں واپس تشریف لائے)

(معزز ممبران حزب اختلاف کچھ دیر بعد دوبارہ ہاؤس سے باہر تشریف لے گئے)

وزیر اعلیٰ کا انتخاب

جناب سپیکر: اب ہم انتخاب کی کارروائی کا باقاعدہ آغاز کرتے ہیں۔ تمام لابیوں کے دروازے lock کر دیئے جائیں، باہر کی لابی کو بھی lock کر دیا جائے اور کسی بھی معزز ممبر یا عملے کے دیگر شخص کو اُس وقت تک باہر جانے یا اندر آنے کی اجازت نہ دی جائے جب تک ووٹنگ کا عمل مکمل نہ ہو جائے۔ جو معزز ممبران محترمہ مریم نواز شریف، ممبر صوبائی اسمبلی پی پی۔159 کے حق میں ووٹ دینا چاہتے ہیں وہ ایک قطار میں میرے دائیں طرف والے دروازے سے ووٹ کا اندراج کروانے کے بعد لابی میں تشریف لے جائیں اور جو معزز ممبران جناب آفتاب احمد خان، ممبر صوبائی اسمبلی پی پی۔108 کے حق میں ووٹ دینا چاہتے ہیں وہ ایک قطار میں میرے بائیں طرف والے دروازے سے ووٹ کا اندراج کروانے کے بعد لابی میں تشریف لے جائیں۔ تمام معزز ممبران اُس وقت تک لابی میں موجود رہیں گے جب تک دوبارہ گھنٹیاں نہ بجائی جائیں۔ میری مرد ممبران اسمبلی سے گزارش ہے کہ پہلے خواتین ممبران کو ووٹ کے اندراج کروانے کا موقع دیا جائے۔

(اس مرحلہ پر ووٹنگ کا عمل شروع ہوا)

(اس مرحلہ پر چیئرپرسن محترمہ راحیلہ خادم حسین کرسیٔ صدارت پر متمکن ہوئیں)

(اس مرحلہ پر جناب سپیکر ملک محمد احمد خان کرسیٔ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: جو معزز ممبران ابھی ہاؤس میں موجود ہیں وہ لابی میں تشریف لے جائیں جبکہ visitors گیلری میں موجود معزز مہمان اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں، کوئی نعرہ بازی نہ کریں اور موبائل کا استعمال بھی نہ کیا جائے۔

(ووٹنگ کا عمل مکمل ہونے کے بعد)

جناب سپیکر: جی، ایوان کے تمام دروازے کھول دیئے جائیں اور دو منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں تاکہ معزز ممبران دوبارہ ہاؤس میں تشریف لے آئیں۔

(اس مرحلہ پر دو منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

وزیر اعلیٰ کے انتخاب کے نتیجہ کا اعلان

جناب سپیکر: ووٹوں کی گنتی کر لی گئی ہے جس کے مطابق محترمہ مریم نواز شریف نے 220 ووٹ حاصل کئے ہیں اور جناب آفتاب احمد خان نے صفر ووٹ حاصل کئے ہیں لہٰذا Rules of Procedure صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے Rule 20 کے مطابق محترمہ مریم نواز شریف، رکن صوبائی اسمبلی پی پی۔159 کو بحیثیت وزیر اعلیٰ پنجاب منتخب قرار دیا جاتا ہے۔ اب میں نو منتخب وزیر اعلیٰ پنجاب سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ Leader of the House کی seat پر تشریف لائیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

(اس مرحلہ پر وزیر اعلیٰ پنجاب محترمہ مریم نواز شریف قائد ایوان کی سیٹ پر تشریف لائیں)

جناب سپیکر: میں محترمہ مریم نواز شریف کو وزیر اعلیٰ پنجاب منتخب ہونے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور اُن کو اظہار خیال کی دعوت دیتا ہوں۔(نعرہ ہائے تحسین)

وزیر اعلیٰ کا ایوان سے خطاب

وزیر اعلیٰ (محترمہ مریم نواز شریف): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الصلوۃ والسلام علیک یاخاتم النبیین۔ جناب سپیکر! میں سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کا سر جھکا کر عاجزی کے ساتھ شکر ادا کرتی ہوں۔ یہ منظر میری آنکھوں کے سامنے گھوم رہا ہے کہ کس طرح قدرت کے نظام میں انسان کو مشکلات سے گزار کر اُس کو عزت سے نوازا ہوتا ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کو اور ڈپٹی سپیکر ظہیر عباس چنڑ کو سپیکر اور ڈپٹی سپیکر منتخب ہونے پر دل اتھاہ کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتی ہوں۔(نعرہ ہائے تحسین)

میں امید کرتی ہوں کہ آپ کی قیادت میں یہ ایوان جمہوری اصولوں اور جمہوریت کے پرچم کو اِنشاءاللہ سربلند رکھے گا۔ آج مجھے افسوس اس بات کا ہے کہ یہاں پر اپوزیشن کے فاضل ارکان موجود نہیں ہیں۔ میرا دل تھا کہ وہ یہاں ہوتے، political process اور democratic process میں شامل ہوتے۔ ہم سب سیاسی اور جمہوری کارکن ہیں ہم یہ سمجھتے ہیں کہ جمہوریت، جدوجہد اور سیاست میں مقابلہ کرنا کتنا ضروری ہوتا ہے۔ ہمارے اوپر بھی بہت مشکل وقت آیا اور وہ مشکل وقت بہت لمبا رہا۔ ہر چیز ہمارے خلاف تھی، مشکلات تھیں، مصائب تھے، ہمیں ظلم اور بربریت کا نشانہ بنایا گیا لیکن اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ یہاں پر موجود میرے ہر رکن نے اور ہم نے بطور جماعت کبھی بھی میدان خالی نہیں چھوڑا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

آج اگر یہاں اپوزیشن ہوتی، میری تقریر کے دوران شور شرابہ کرتی، آواز بلند کرتی تو مجھے بہت خوشی ہوتی لیکن وہ لوگ آج یہاں نہیں ہیں اور اُن کی یہ سیٹیں خالی ہیں۔ میں اُن کو غائبانہ طور پر یہ پیغام دینا چاہتی ہوں کہ میں اُن سب کی وزیر اعلیٰ ہوں جنہوں نے مجھے ووٹ دیا اور میں اُن سب کی بھی وزیر اعلیٰ ہوں، اُن کی بیٹی ہوں، اُن کی بہن ہوں جنہوں نے مجھے ووٹ نہیں دیا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

میں اپوزیشن کو یہ پیغام دینا چاہتی ہوں کہ میرے دفتر کے دروازے، میرے دل کے دروازے اور میرے چیمبر کے دروازے ہر وقت 24 گھنٹے اُن کے لئے اسی طرح کُھلے ہیں جس طرح میری جماعت کے لئے کھلے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں محمد نواز شریف، محمد شہباز شریف، اپنی پوری جماعت، اپنے ایک ایک ایم پی اے اور اپنے ایک ایک کارکن کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ انہوں نے مجھے نہ صرف اِس منصب کے لئے نامزد کیا بلکہ میرا ساتھ دیا اور مجھے support بھی کیا۔ میں تہہ دل سے آپ سب کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس کے ساتھ میں پاکستان پیپلز پارٹی، آئی پی پی، پاکستان مسلم لیگ (ق) لیگ اور پاکستان مسلم لیگ (ض) کے ایک رکن جنہوں نے ہمیں ووٹ دیا ہے میں ان سب کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتی ہوں۔ میں آپ سے وعدہ کرتی ہوں کہ میں جتنی وزیر اعلیٰ مسلم لیگ (ن) کے لئے

ہوں اُتنی وزیر اعلیٰ میں آپ کے لئے بھی ہوں۔ میں آپ سب کے ساتھ مل کر dream team کی طرح کام کرنا چاہتی ہوں اور میرے دروازے آپ سب کے لئے کھلے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں پاکستان اور پنجاب کی عوام کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں جنہوں نے اس منصب کے لئے مجھے نامزد کیا۔ ہر سیاسی کارکن جو ایک جدوجہد سے گزر کر کسی مقام تک پہنچتا ہے میرا یہاں پر موجود ہونا ہر سیاسی کارکن کی خدمات کا اعتراف ہے۔ یہ اعزاز جو آج ایک تاریخ بنی ہے مجھے اگر آپ minus بھی کر دیں لیکن یہ ہر اُس پاکستان کی بیٹی کا اعزاز ہے، ہر اُس پاکستان کی بہن کا اعزاز ہے، ہر ماں کا اعزاز ہے کہ آج اِس کرسی پر پاکستان کی پہلی خاتون وزیر اعلیٰ بنی ہے۔ میں دعا کرتی ہوں کہ یہ سلسلہ میرے بعد بھی چلتا رہے اور کوئی اور خاتون یہاں میری جگہ لے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! آپ سب جانتے ہیں کہ ہم ایک مشکل مرحلے سے گزر کر یہاں پر پہنچے ہیں۔ یہ human nature ہے، ایک natural outcome ہوتی ہے کہ جب آپ مشکلات، مصائب اور ظلم کا نشانہ بنتے ہیں، انتقام کا نشانہ بنتے ہیں، آپ victimization کا نشانہ بنتے ہیں تو لوگ یہ expect کرتے ہیں کہ آپ کے دل کے اندر انتقام کا جذبہ ہو گا، آپ کے دل کے اندر بدلے کا جذبہ ہو گا اور لوگ ڈرتے بھی ہیں۔ میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ میرے دل میں کسی کے لئے نہ کوئی انتقام کا جذبہ ہے اور نہ کوئی بدلے کا جذبہ ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

اگر آپ مجھ سے سچ پوچھیں تو میں اللہ کو گواہ بنا کر یہ بات کہنا چاہتی ہوں کہ میں اپنے مخالفین کی جنہوں نے مجھے ظلم کا نشانہ بنایا، انتقام کا نشانہ بنایا تہہ دل سے شکر گزار ہوں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ جن امتحانات سے گزر کر میں یہاں پہنچی ہوں جس میں death cell شامل ہے، جس میں قیدِ تنہائی شامل ہے، جس میں بغیر کسی قصور کے کئی سال عدالت کی راہداریوں میں دھکے کھانا شامل ہے، اپنے سامنے اپنے والد کو گرفتار ہوتے دیکھنا شامل ہے، والد کی آنکھوں کے سامنے اپنے آپ کو گرفتار ہوتے دیکھنا شامل ہے اور اپنی ماں کا گزر جانا شامل ہے۔ ان سب تکالیف کے بعد بھی میں یہ سمجھتی ہوں کہ میرے مخالفین نے مجھ پر بڑا احسان کیا ہے کیونکہ انہوں نے مجھے ایسی struggle سے گزارا ہے اور ایسی training سے گزارا ہے جس کا کوئی نعم البدل نہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

آج جہاں پر میں کھڑی ہوں اس سارے process سے مجھے میرے مخالفین نے گزارا ہے اس میں ان کا بھی بہت عمل دخل ہے تو میں تہہ دل سے ان کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں یہاں یہ بھی کہنا چاہتی ہوں کہ یہاں پر بہت بڑی تعداد میں خواتین موجود ہیں۔ یہ سب جو آج آپ دیکھ رہے ہیں یہ تاریخ بن رہی ہے یہ ہر خاتون کی فتح ہے، ہر بیٹی کی فتح ہے اور ہر ماں کی فتح ہے۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ عورت ہونا اور بیٹی ہونا آپ کے خوابوں کی تعبیر کی راہ میں رکاوٹ نہیں بن سکتا۔(نعرہ ہائے تحسین)

میں اس موقع پر اپنی شفیق والدہ مرحومہ کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں انہوں نے مجھے knowingly اور unknowingly ایسے حالات کے لئے تیار کیا جس کا ان کو شاید اندازہ نہیں تھا کہ مجھے ان سے گزرنا پڑے گا۔ میں ان کا شکریہ ادا کرتی ہوں اور ان کے لئے دعا کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے۔ وہ physically میرے ساتھ آج موجود نہیں ہیں لیکن spiritually وہ ایک manual کی شکل میں جو مجھے ایک زندگی گزارنے کا طریقہ سکھا گئی ہیں اس شکل میں وہ میرے ساتھ ہر لمحہ موجود ہوتی ہیں، مجھے پتا ہے کہ ان کی دعائیں میرے ساتھ ہیں اور جس طرح انہوں نے مجھے تعلیم دی اور جو انہوں نے مجھے training دی، وہ کہا کرتی تھیں کہ زندگی آسان نہیں ہے تو تب مجھے ان چیزوں کی سمجھ نہیں آتی تھی لیکن وہ کہا کرتی تھیں کہ زندگی آسان نہیں ہے آپ کو tough ہونا پڑے گا۔ انہوں نے سکھایا کہ مشکلات کا سامنا حوصلے سے کیسے کرتے ہیں، کس طرح مضبوطی سے مشکلات کا سامنا کیا جاتا ہے، جتنی بھی مشکلات اور مصائب آئیں صبر کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا، تمیز اور تہذیب کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا تو میں آج اپنی والدہ کو بھی اور قوم کی تمام ماؤں کو خراج تحسین پیش کرتی ہوں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میری جو اپنی درسگاہیں ہیں، جہاں سے میں نے تعلیم حاصل کی ہے، میں خصوصی طور پر ان کا بھی، اپنے اساتذہ کا، اپنے پرنسپلز اور ہیڈ مسٹریس کا ان سب کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں۔ Convent School of Jesus and Mary where I remained from the pre-nursery to grade ten، لاہور کالج فار وومن یونیورسٹی،

تب یونیورسٹی نہیں تھی جہاں سے میں نے F.Sc کی اور پنجاب یونیورسٹی جہاں سے میں نے انگریزی میں ماسٹر کیا۔ میں ان سب کو acknowledge بھی کرنا چاہتی ہوں اور ان کا شکریہ بھی ادا کرنا چاہتی ہوں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! مجھے بہت فخر بھی ہے کہ آج مجھے اللہ تعالیٰ نے، پنجاب کے عوام نے اور آپ سب نے اس کرسی پر بٹھایا ہے۔ نواز شریف صاحب جیسے visionary لیڈر نے جس کرسی سے ترقی کی منازل طے کیں (نعرہ ہائے تحسین)

اور ان کو اللہ تعالیٰ نے اس اعزاز سے نوازا کہ جو شاید کسی اور کے حصے میں نہیں آیا۔ انہوں نے atomic explosions کئے، پاکستان کے دفاع کو آنے والے وقتوں کے لئے ناقابل تسخیر بنایا اور وہ اعزاز محمد نواز شریف کے حصے میں آیا اور اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس کرسی پر وہ شخص بیٹھا تھا جس کو پاکستان کی عوام نے، اور 25 کروڑ عوام میں وہ واحد شخص تھا جس کو اللہ تعالیٰ نے تین بار وزیراعظم بنایا۔ میری بہت خوش قسمتی ہے کہ آج ان کی راہنمائی اور ان کی handholding مجھے available ہے۔ جس دن سے میری بطور وزیراعلیٰ پنجاب نامزدگی ہوئی تو اس دن سے محمد نواز شریف نے میرے ساتھ بیٹھ کر ہمارا اگلے پانچ سال کا پروگرام ترتیب دیا۔ انہوں نے meetings کو lead کیا اور مجھے ہر روز valuable advices دیں۔ اگر میں 100 سال بھی کام کرتی رہوں تو شاید وہ achievements حاصل نہ کرسکوں لیکن ماشاءاللہ انہوں نے مجھے اپنے تجربہ سے فائدہ اٹھانے کا پورا موقع دیا اور یہ میری خوش قسمتی ہے۔

جناب سپیکر! میں youth کو آج یہ message دینا چاہتی ہوں اگر وہ مجھے سن رہے ہیں، youth میرا بہت بڑا concern بھی ہے اور میری بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ ان کے بارے میں ابھی detail میں بات کرتی ہوں لیکن میں اپنے بچوں کو، بیٹوں کو، بیٹیوں کو اور قوم کے نوجوانوں کو یہ کہنا چاہتی ہوں کہ اپنے والدین کی عزت کریں اور ان کی زندگی میں ان کی قدر کریں کیونکہ والدین کی دعائیں انسان کو وہاں تک پہنچا دیتی ہیں جہاں کا وہ تصور بھی نہیں کرسکتا تو میرے جتنے یہاں پر young لوگ بیٹھے ہیں جن کے ماں باپ حیات ہیں اور عمر رسیدہ لوگ بھی بیٹھے ہیں جن کے ماں باپ حیات ہیں وہ دیکھیں کہ ماں باپ کی دعا انسان کو کہاں لے جاتی ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! پھر اس کرسی پر وہ شخص بھی رہا ہے جس کو پنجاب خادم اعلیٰ اور پنجاب سپیڈ کے نام سے یاد کرتا ہے۔ میں محمد شہباز شریف کی بات کر رہی ہوں، ان کی صلاحیتوں کا، ان کی کارکردگی کا، ان کی سپیڈ کا اعتراف صرف پاکستانی نہیں، صرف پنجاب کی عوام نہیں بلکہ پوری دنیا کرتی ہے اور انہوں نے پوری دنیا میں اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوایا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

اور میں یہ بھی جانتی ہوں کہ جس کرسی پر آج میں بیٹھی ہوں، اللہ تعالیٰ نے بٹھایا ہے اور آپ سب نے بٹھایا ہے تو میں یہ سمجھتی ہوں کہ یہ ایک بہت بڑی ذمہ داری میرے کندھوں پر آن پڑی ہے جس میں پنجاب کے ساڑھے بارہ کروڑ عوام کی ذمہ داری ہے۔ اس میں سے زیادہ تر وہ لوگ ہیں جو غربت، مہنگائی اور مشکلات کی چکی میں پس رہے ہیں۔ جناب محمد نواز شریف، جناب محمد شہباز شریف اور مسلم لیگ (ن) کے جتنے بھی سینئر راہنما ہیں وہ سب میرے monitors ہیں۔ ان کی legacy کو آگے بڑھانا کوئی آسان کام نہیں ہے۔ میرا مقابلہ کسی مخالف سے نہیں ہے میرا مقابلہ میری جماعت کے اندر بیٹھے ہوئے giants کے ساتھ ہے، ان کی کارکردگی کے ساتھ ہے اور نہ صرف یہ کہ میں نے ان کی legacy کو uphold کرنا ہے بلکہ اس کو آگے بڑھانا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! مجھے پتا ہے کہ میرے ساتھ بہت ساری expectations associated ہیں۔ میں نے اُن expectations کو صرف meet نہیں کرنا بلکہ اُن expectations سے above and beyond perform کرنا ہے مجھے اس چیز کا احساس ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! آج سے پہلے میری شناخت ایک سیاسی کارکن کے طور پر تھی، ایک جماعت کے نمائندہ کے طور پر تھی لیکن آج بطور وزیر اعلیٰ پنجاب اس معزز ہاؤس کا ہر معزز ممبر چاہے وہ treasury benches پر بیٹھا ہو یا اپوزیشن کے بنچز پر بیٹھا ہو میرے لئے سب قابل احترام ہیں، میں سب کے mandate کا احترام کرتی ہوں اور امید کرتی ہوں کہ سیاسی تفریق سے بالاتر ہو کر وہ سب میرے ہاتھ مضبوط کریں گے تاکہ ہم سب یہ پورا ایوان مل کر پنجاب کے عوام کی صحیح معنوں میں دن رات ایک کر کے خدمت کر سکیں، جو ہمارے allies یہاں پر تشریف رکھتے ہیں اُن کو بھی یہی کہنا چاہتی ہوں اور ہماری اپوزیشن جو یہاں ایوان میں موجود نہیں ہے اُن کو بھی یہی کہنا چاہتی ہوں کہ اگر آپ کے حلقے کی عوام کے کوئی مسائل ہیں تو میں آپ کی اِسی طرح معاونت کروں گی، اِسی طرح آپ کے لئے available or accessible رہوں گی جس طرح میں

پاکستان مسلم لیگ (ن) کے ایم پی ایز کے لئے رہوں گی کیوں کہ اب میں صرف مسلم لیگ (ن) کی ہی وزیر اعلیٰ نہیں ہوں اب مجھے اللہ تعالیٰ نے یہ منصب دیا ہے تو میں پنجاب کے ساڑھے 12 کروڑ عوام کی across political divides نمائندہ ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! مجھے اس چیز کا احساس ہے کہ پانچ سال بہت تھوڑے ہیں، دن کے 24 گھنٹے بھی بہت تھوڑے ہیں، میرے سامنے آج وہ بچہ ہے جو اس وقت تعلیم حاصل نہیں کر رہا سکول سے باہر ہے تعلیم کی سہولت اُس کو کسی نہ کسی مجبوری کی وجہ سے میسر نہیں ہے، میرے سامنے آج وہ مریض بھی ہے جس کو کوئی ایسی بیماری ہے جس کا علاج وہ afford نہیں کر سکتا اور hospitals کے دھکے کھاتا ہے اُس کو وقت پر دوائی نہیں ملتی، میرے سامنے آج وہ نوجوان بھی ہے جس نے تعلیم بھی حاصل کی ہے اُس کے پاس ہنر بھی ہے لیکن اُس کو روزگار میسر نہیں ہے، میرے سامنے آج وہ یتیم بچے ہیں جو state کی ذمہ داری ہونی چاہئے تھی لیکن وہ گلی محلے سڑکوں پر رُلتے ہیں، وہ یتیم بچے بھی ہیں جن کے سروں پر آسرا نہیں، جن کے سروں پر چھت نہیں ہے، میرے سامنے وہ ماں اور بچے ہیں جو غذائی قلت کا شکار ہیں اور stunted growth کا تناسب آج بہت بڑھ گیا ہے بلکہ قابل فکر حد تک بڑھ گیا ہے اور بروقت screening نہ ہونے کی وجہ سے بروقت علاج نہ ہونے کی وجہ سے وہ زندگی کی بازی ہار جاتے ہیں۔ آج میرے سامنے وہ چھوٹا کسان ہے جس کی آمدنی کا ذریعہ زراعت ہے جس پر ہماری economy چلتی ہے وہ ہماری طرف دیکھ رہا ہے کہ اُس کی مدد کے لئے حکومت پنجاب پہنچے، میرے سامنے وہ مزدور ہیں جب آپ travel کرتے ہیں تو آپ کو سڑکوں کے کنارے صبح صبح سردی ہو، گرمی ہو، دھوپ ہو، چھاؤں ہو، بارش ہو وہ آپ کو groups میں کھڑے نظر آئیں گے جو اپنی مزدوری کے لئے کسی کا انتظار کرتے ہیں کہ کوئی آئے ہمیں مزدوری ملے تو اُس کی بھی جو آسانی آسودگی ہے وہ بھی آج میرے سامنے ہے۔

جناب سپیکر! 2016 کے بعد سے آج تک یہ جو پچھلے چھ سات سال ہیں یہ میرا بہت کٹھن وقت گزرا ہے۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے affluent گھر میں پیدا کیا لیکن یہ جو مشکلات اور مصائب سے میں گزری ہوں اللہ تعالیٰ نے گزارا ہے اُس سے مجھے جو periphery پر لوگ ہیں اُن کے ساتھ direct contact کا موقع ملا، مجھے اُن کے ساتھ direct interaction کا موقع ملا میں سات آٹھ سال عوام میں رہی ہوں، مجھے اُن کے مسائل کا پتا ہے، مجھے پتا ہے کہ وہ آج کون سی

توقعات نواز شریف سے، حکومت سے، مسلم لیگ (ن) سے اور جو بھی آج حکومت میں شامل ہیں اُن سے وہ کس قسم کی توقعات رکھتے ہیں مجھے اُن کی مشکلات کا احساس ہے اور مجھے پتا ہے وہ کیا مشکلات تھیں اسی لئے میں کل سے نہیں آج سے انشاءاللہ تعالیٰ ابھی Oath کے بعد میں سیدھا اپنے دفتر جاؤں گی اور منشور پر عملدرآمد آج سے شروع ہوتا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میرے عوام کے ساتھ کئی سال گزرے ہیں ماشاءاللہ یہ میرے لئے اعزاز کی بات ہے اُن کے کیا مسائل ہیں مجھے اُن کا ادراک ہے اُن مسائل کو سامنے رکھتے ہوئے ہم نے ایک بہت comprehensive، بہت extensive agenda ترتیب دیا ہے جس کی implementation انشاءاللہ تعالیٰ ہنگامی بنیادوں پر، war footing پر آج سے شروع ہو گی۔ سب سے پہلے جو معیشت میں ریڑھ کی ہڈی ہے چھوٹے بزنس مین ہیں، بڑے بزنس مین ہیں medium scale businessmen ہیں میرا ویژن ہے کہ پنجاب کو ہم economic hub بنائیں گے اور اس قسم کی سہولیات اُن کو دیں جو پہلے شاید کبھی نہیں ملیں چونکہ میں یہ سمجھتی ہوں کہ کاروبار کرنا حکومت کا کام نہیں ہے حکومت کا کام پالیسی بنانا ہے، حکومت کا کام enabling environment provide کرنا ہے اور حکومت کا کام regulation ہے، حکومت کا کام کاروبار کرنے والوں کو incentive دینا ہے، وہ ماحول دینا ہے جس کے لئے اُنہیں کہیں بھی کوئی license لینا ہو، اُن کو connection لینا ہو اُن کو کوئی تکلیف نہ آئے اور جو bureaucratic hurdles کھڑے کئے جاتے ہیں یا جو کوئی جو red-tapism ہوتا ہے میں چاہتی ہوں کہ پنجاب میں ایک ایسا system لے کر آؤں کہ اگر کوئی کاروبار میں invest کر رہا ہے اُس کو telephone کا connection چاہئے، اُس کو بجلی کا connection چاہئے، اُس کو gas کا connection چاہئے یا اُس کو کوئی سیاحتی دفاتر میں سے اجازت نامہ چاہئے اس حوالے سے کوئی genuinely invest کرنا چاہتا ہے تو میں چاہتی ہوں کہ وہ دربدر اور خوار نہ ہو انشاءاللہ تعالیٰ ہم one window solution provide کریں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتی ہوں کہ اس وقت جتنے بھی کاروبار حکومت چلا رہی ہے اُن کو بھی ہمیں public-private partnership میں تبدیل کرنا چاہئے، میرا کام پنجاب میں پالیسی بنانا ہے، میرا کام پنجاب کے اندر enabling environment provide کرنا ہے، میرا کام regulation ہے وہ ہم کریں گے لیکن اُس کے ساتھ ساتھ ہم business community کو پورا

facilitate کریں گے تاکہ لوگ اپنی investment لے کر آئیں economic revival شروع ہو، پنجاب میں ترقی کا پہیہ چلنا شروع ہو اور پھر governance کا effective model دینا چاہتی ہوں جو بڑا agile, nimble government کا concept ہو، governance کا concept ہو، transparent ہو، جب میری پارلیمانی پارٹی کے ساتھ پہلی میٹنگ تھی کہ جو بھی میرے کابینہ کے اراکین ہوں گے اور bureaucracy کو میں یہ کہہ چکی ہوں کہ کرپشن کے لئے میری zero tolerance ہے ہم کوئی ایسا transparent mechanism لائیں گے کہ یہ جو ہر جگہ اپنا اپنا pilferage ہے اس کی روک تھام کے لئے governance کا ایک model effective لے کر آئیں گے جس میں timelines ہوں کہ جب ہر منصوبہ کو conceive کیا جاتا ہے اُس کو timeline کے ساتھ bound کیا جائے۔ اُس کے بعد اُن timelines کی completion کی monitoring میری ذمہ داری ہے انشاءاللہ وہ میں کروں گی، میں نے یہ بھی دیکھا ہے کہ جب آپ حکومت سنبھالتے ہیں تو عوام کے ساتھ جو آپ کا actually تعلق ہے وہ ٹوٹ جاتا ہے تو اس چیز پر بھی میں نے کام کیا ہے کہ یوتھ، خواتین یا عام انسان ہو سب کے لئے میری helplines کھلی ہوں اور مجھے ہر پراجیکٹ پر feedback ملے، عوام کی مشکلات کا direct access میرے آفس تک ہو۔ میں ان helplines پر خود کال سنوں گی، ان کو monitor بھی کروں گی اور response time کو میں minimum بناؤں گی کیونکہ ہم عوام کے خادم ہیں ہم یہاں کرسی پر صرف مراعات لے کر نہیں بیٹھ سکتے۔ ہمارے پاس وقت نہیں ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اب سب سے پہلے رمضان المبارک کا مہینہ بہت دُور نہیں ہے تو میں آج آپ سب کو یہ بتانا چاہتی ہوں کہ ہم نے الحمدللہ ایک ریلیف پیکج نگہبان کے نام سے بنایا ہے، رمضان پیکج جس میں تقریباً 65 سے 70 لاکھ لوگوں کا سامان انشاءاللہ ان کے گھروں میں deliver ہو گا۔ میں سمجھتی ہوں کہ گورنمنٹ کی بھی کچھ مجبوریاں ہوتی ہیں لیکن جب میں عوام کو اپنا حق لینے کے لئے قطاروں میں کھڑا دیکھتی ہوں تو مجھے بہت تکلیف ہوتی ہے تو اس مرتبہ یہ ایک نیا ماڈل بنایا گیا ہے جس کے تحت عوام کو ان کا حق ان کی دہلیز پر پہنچانا ہماری اولین ذمہ داری ہے کیونکہ یہ ایک test case ہے اور اس میں ہماری مشینری اور بیوروکریسی کو بھی ایک historic and heroic effort کرنی پڑے گی لیکن وہ اس بات پر committed ہیں اور انہوں نے مجھے اس بات کی گارنٹی دی ہے کہ وہ

اس کی effective implementation کے لئے انشاءاللہ دن رات ایک کریں گے۔ اس کے علاوہ ہم سستے رمضان بازار بھی لگائیں گے اور ان کی بھی effective monitoring شروع ہوگی اور Price Control Committees کو effective کرنے کے ساتھ ساتھ ان کی effective implementation بھی ہوگی۔ آج سے میں Price Control Committees کے اجلاس شروع کر رہی ہوں تاکہ جو بھی مقرر کردہ نرخ ہیں ان سے زائد ایک روپیہ بھی عوام سے charge نہ کیا جائے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں نے جب کام کرنا شروع کیا تو مجھے اندازہ ہوا کہ پنجاب بلکہ پورے پاکستان کے پاس کوئی reliable data نہیں ہے ماسوائے BISP Data کے لیکن BISP Data تمام ضرورت مند لوگوں کو cover نہیں کرتا۔ آپ نے جس شخص کو ریلیف پہنچانا ہے جو غربت کی لکیر سے نیچے یا تھوڑا اوپر اپنی زندگی بسر کر رہا ہے یعنی جن افراد کی ماہانہ آمدنی 70 یا 60 ہزار روپے سے کم ہے وہ سب مستحقین ہیں ان سب کی مدد کرنا ہم پر فرض ہے لیکن ان کا ڈیٹا موجود نہیں ہے لہٰذا ڈیٹا کی عدم موجودگی سے ہمیں بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا اس وجہ سے ہمیں available data پر ہی rely کرنا پڑ رہا ہے لیکن میں نے چیف سیکرٹری سے کہا ہے کہ تین ماہ کے اندر اندر پورے پنجاب کا سروے ہونا چاہئے کہ پنجاب میں کس شخص کو کس چیز کی ضرورت ہے اس کا ہمارے پاس accurate data ہونا چاہئے کیونکہ ابھی data scattered ہے اور pockets میں ہے تو میں یہ سمجھتی ہوں کہ پنجاب کے پاس ایک effective, reliable and centralized data کی موجودگی بہت ضروری ہے کیونکہ ہمارے تمام initiatives اسی چیز پر based ہوں گے۔(نعرہ ہائے تحسین)

MR SPEAKER: Order please, Order please.

وزیراعلیٰ (محترمہ مریم نواز شریف): جناب سپیکر! میرے دل کے بہت قریب جو مشن اور ایجنڈا ہے وہ پنجاب کی یوتھ کی زندگیوں میں بہتری لانے کا ہے، اس پر میرا خصوصی interest اور توجہ ہے، میں انشاءاللہ آج کے دن سے ہی اس کو دیکھ رہی ہوں اس حوالے سے میرا پورا plan ready ہے اور میں نے ہر طرح کی یوتھ کو cater کرنے کے لئے بہت سے منصوبے اور پروگرامز بنائے ہیں۔ میں یہ چاہتی ہوں کہ اگر کوئی بچہ پڑھنا چاہتا ہے اور meritorious ہے یعنی وہ میرٹ

پر پورا اترتا ہے لیکن اس کے پاس اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے وسائل نہیں ہیں تو حکومت پنجاب اس کے لئے انشاءاللہ وسائل فراہم کرے گی۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!اس کے لئے ہم نہ صرف ایک Punjab Educational Endowment Fund کو revive کر کے آگے بڑھائیں گے بلکہ pre reimbursement scheme کے تحت جو طالب علم فیس ادا کر چکے ہیں ، ہم ان کی فیس بھی ان کو واپس کریں گے۔ میں چاہتی ہوں کہ ہمارے ایسے bright male and female students جن کے پاس وہ capability and merit ہے جن کو IVY League Universities اور دنیا کی renowned universities میں داخلہ مل سکتا ہے لیکن ان کے وسائل اس چیز کی اجازت نہیں دیتے تو ان تمام طلباء کے لئے آج ایک پیکج ہم تھوڑے سے ہی شروع کر رہے ہیں کیونکہ وسائل کی بھی کمی ہے اور حکومت کی economic situation بھی آپ سب کو پتا ہے تو آج ہم ایک merit criteria decide کریں گے، جس کے تحت ہم جو بھی تعداد مقرر کریں گے اس کے مطابق جو نوجوان بچہ یا بچی اس میرٹ پر پورا اترے گی اس کا international renowned universities, IVY League Universities and other universities similar studies میں کا پورا خرچہ حکومت پنجاب برداشت کرے گی۔ اس کے علاوہ میرے پاس یوتھ کے لئے Youth Loan Program ہے۔نواز شریف صاحب نے 2013 میں مجھے جو پہلی ذمہ داری دی تھی انہوں نے ایک extensive Prime Minister Youth Program launch کیا تھا جس کے نیچے بہت ساری schemes تھیں تو وہ سب schemes کو انشاءاللہ ہم revive کریں گے اور اس میں ہمارے interest free loans شامل ہیں، اس میں ہماری youth کی training schemes شامل ہیں، اس میں small business loan schemes شامل ہیں، اس میں youth laptop schemes شامل ہیں، laptops چاہئیں تو laptops دیں گے۔iPads چاہئیں تو iPads دیں گے،Tablets چاہئیں تو Tablets دیں گے انشاءاللہ۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!جو بھی requirements ہیں ہم حکومت پنجاب کے وسائل میں نوجوانوں کے لئے اور students کے لئے مہیا کریں گے انشاء اللہ۔ اس کے علاوہ ہمارے internship programs ہیں تو اس وقت بہت سے اداروں میں internships programs چل رہے ہیں لیکن وہ

اور بھی ادارے اس وقت کام کر رہا ہے effectively جیسے کہ پولیس کا ادارہ بڑا اچھا paid نہیں ہیں۔ paid internship مزید بڑھائیں اور internships programs ہیں تو میں نے انہیں یہ کہا ہے کہ programs کے تحت آپ کے پاس جو intern آتا ہے اس کا 25 ہزار روپے ماہانہ وظیفہ ہونا چاہئے تاکہ وہ ٹریننگ کے ساتھ ساتھ اپنے والدین کا بوجھ بھی بانٹنے کے قابل ہو جائیں۔

اس کے علاوہ جو IT startups ہیں یہ low hanging fruit ہیں آپ اپنے neighbors میں انڈیا کو دیکھ لیں اور بنگلہ دیش کو دیکھ لیں تو وہ I.T میں ہم سے بہت آگے ہیں جبکہ ہم ان سے بہت پیچھے ہیں حالانکہ ہمارے پاس human resource کی کمی نہیں ہے۔ ہمارے پاس intelligent لوگوں کی کمی نہیں ہے، ہمارے پاس باصلاحیت نوجوانوں لڑکوں کی اور لڑکیوں کی کمی نہیں ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ صرف ان کی کوئی handholding نہیں ہے تو میں یہ چاہتی ہوں کہ وہ بچے اپنے گھر بیٹھے بیٹھے کاروبار شروع کریں اور ہم انہیں وہ وسائل مہیا کریں جن کے اندر جو amount ہم انہیں دے سکتے ہیں وہ دیں تاکہ وہ اپنے کاروبار شروع کریں اور اپنے ساتھ مزید لوگوں کو employee کریں، freelancing شروع کریں، startups کے لئے جو incubators ہیں ہم وہ بھی بنا دیں گے اور انشاءاللہ تعالیٰ ان کی hand holding بھی کریں گے پھر ensure کریں گے کہ جو کام انہوں نے کیا ہے اس پر وہ جہاں پر نوکری کرنا چاہتے ہیں یا ان کے دماغ میں ان کا جو end goal ہے ہم ہاتھ پکڑ کر وہاں تک پہنچائیں۔

جناب سپیکر! ہم نے ایک plan بنا لیا ہے کہ الیکٹرک موٹر بائیکس طلباء کو بھی دیں گے اور نوجوانوں کو بھی دیں گے تاکہ ان کے پاس اپنی سواری ہو جس پر اگر وہ کوئی چھوٹا کاروبار کرنا چاہیں تو وہ کریں یا کالج اور یونیورسٹی آنے جانے کے لئے استعمال کریں تو ہم انشاءاللہ الیکٹرک موٹر بائیکس کا پروگرام بھی شروع کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ میں خود youth کے ساتھ اپنا interaction رکھوں گی اور چیف منسٹر ہاؤس کے دروازے اور چیف منسٹر آفس کے دروازے تمام youth طلباء و طالبات کے لئے کھلے ہوں گے۔ میں ان کے ساتھ بیٹھ کر ان کے مسائل سنوں گی اور پھر ان مسائل کے حل کے لئے، یہ ایک ongoing process and evolutionary process ہے تو میں ان کے ساتھ بیٹھ کر ان کی سکیموں کو ڈیزائن کروں گی اور دنوں میں deliver کروں گی انشاءاللہ۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ایک بہت ہی اہم شعبہ تعلیم کا ہے اور ایک ماں ہونے کے ناتے میرا ایک خواب ہے کہ میرے پنجاب کا کوئی بچہ وسائل کی کمی کی وجہ سے سکول سے باہر نہ ہو اور نہ صرف یہ کہ انہیں سکول میں پڑھنے کا موقع ملے بلکہ انہیں ایک اچھا تعلیمی ماحول ملے، اچھے کلاس رومز ملیں، اچھی teaching quality ملے، اچھے teachers کی quality ملے، بہترین اساتذہ ملیں، بہترین ماحول ملے، بہترین تعلیم ملے اور کھیل کے بہترین میدان ملیں یعنی انہیں جس چیز کی بھی ضرورت ہے وہ بہم ملے۔ اس کے لئے ہم ایک extensive teacher training program شروع کریں گے اور انشاءاللہ نئے ٹیچرز کو بھی induct کریں گے۔

جناب سپیکر! جب میں صحت پر presentations لے رہی تھی تو مجھے اس چیز کا احساس ہوا کہ یہ ایک vicious circle ہے جس کے اندر حکومتیں اُلجھی رہتی ہیں اور وہ یہ ہے کہ کسی جگہ کسی سکول میں کلاس رومز کی کمی ہے، کسی سکول میں باتھ رومز کی کمی ہے، کسی سکول میں اگر آپ نے I.T Lab بھی دی ہے تو اس کی up keeping نہیں ہوئی اور دس میں سے آٹھ کمپیوٹرز خراب ہیں لیکن وسائل نہیں ہیں اور interest نہیں ہے۔ اسی طرح سائنس labs میں equipment خراب ہیں اور وسائل نہیں ہیں، buildings بنی ہوئی ہیں ٹیچرز نہیں ہیں، بچے نہیں ہیں اور ٹرانسپورٹ نہیں ہے۔ صوبہ پنجاب میں private partnership کے تحت 49 ہزار پبلک سکولز ہیں تو میں چاہتی ہوں کہ کوئی ایسا model لے کر آؤں جس کے تحت غریب کا بچہ مفت پڑھے اور اس پروگرام کے تحت private community اور investors کو کوئی ایسا incentive دوں جو اس شعبہ میں invest بھی کرے اور سکولوں کی حالت بھی بہتر بنائے اور انہیں ایک sustainable model بنائے۔ میں آج یہ اعلان بھی کرتی ہوں کہ پنجاب میں ہم نے ایک "سکول ٹرانسپورٹ سسٹم" دینا ہے انشاءاللہ۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! Curriculum development ایک بہت بڑا دیرینہ مسئلہ ہے جس کی طرف شاید کسی کی توجہ بھی نہیں ہے اور یہ کوئی اتنا آسان کام نہیں ہے۔ ہم پرائیویٹ سکولوں میں جو curriculum پڑھا رہے ہیں وہ دنیا کے سٹینڈرڈ سے بہت پیچھے ہے تو میں یہ سمجھتی ہوں کہ اسے re visit کرنا چاہئے، ہمیں اس کو دوبارہ سے دیکھنا چاہئے اور curriculum development میں میری پوری توجہ

ہو گی گورنمنٹ کے سکولوں میں جو بچہ پڑھے اس کی تعلیم کا معیار بھی ایک امیر آدمی کی پرائیویٹ سکولوں میں پڑھنے والی اولاد کے برابر ہو۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! چائلڈ لیبر کے حوالے سے بات کروں گی کہ اینٹوں کے بھٹے پر کام کرنے والے مزدور بچوں کے تعلیمی وظائف جو بند ہو گئے تھے ہم انہیں بحال کر رہے ہیں۔ دانش سکولز میاں محمد شہباز شریف کا ایک زبردست منصوبہ تھا اور ہم اس کا بھی دائرہ کار بڑھائیں گے۔ میرا یہ دل کرتا ہے کہ پنجاب کے ہر ضلع میں کم از کم ایک دانش سکول ہو۔ دانش سکول کا model یہ ہے کہ وہ 24 گھنٹوں کے لئے یعنی دن اور رات کے لئے بچوں کو رکھتے ہیں تو میں ایک ایسے model پر کام کر رہی ہوں کہ جس میں صرف day boarders ہوں لیکن quality of education وہی ہو تو میں additionally اسے بھی دیکھ رہی ہوں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! Skills development کے اداروں کی بھی اپ گریڈیشن، انہیں نئی modern lines پر استوار کرنا اور نئے disciplines کو add کرنے پر بھی میری خصوصی توجہ ہو گی۔ اسی طرح Special Education Children with different disabilities جس میں autism شامل ہے۔

جناب سپیکر! جب میں اس پر presentation لے رہی تھی تو مجھے یہ سُن کر بڑا افسوس بھی ہوا کہ بچے کو ایک چھوٹی سی problem ہوتی ہے اگر اس کا علاج بروقت ہو جائے تو وہ disability سے بچ سکتا ہے۔ مثال کے طور پر جن کو hearing problem ہوتی ہے ان کو بہت سالوں تک پتا ہی نہیں چلتا کہ انہیں کیا مسئلہ ہے اور اگر ان کی بروقت screening ہو جائے یا انہیں کوئی ایسی device مل جائے کہ ان میں hearing capability آ جائے تو اس سے ان کی زندگی میں بہت بڑی تبدیلی آ سکتی ہے اور آپ ان کو آرام سے mainstream میں شامل کر سکتے ہیں۔ اسی طرح کسی بچے کی نظر کمزور ہے، وہ صحیح وقت پر diagnose ہو جائے اور اس کا علاج ہو جائے تو بہت سارے بچے نظر کی کمزوری سے محفوظ رہ سکتے ہیں اور وہ زندگی کی سہولیات سے بہتر انداز میں استفادہ کر سکتے ہیں۔ اسی طرح کے مزید بہت سارے مسائل ہیں جیسا کہ میں نے پہلے کہا تھا کہ میرا دل چاہتا ہے اور میں انشاءاللہ تعالیٰ یہ کروں گی کہ پنجاب کے ہر ضلع میں Special Education کا ایک اعلیٰ ادارہ بنایا جائے گا جس میں تمام disable بچوں کا

علاج، ان کی دیکھ بھال، ان کے لئے بہتر ٹرانسپورٹ اور ان کے لئے safe and secure environment مہیا کریں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! شعبہ صحت ایک ایسا subject ہے کہ جس پر پہلے بھی کام ہوا ہے لیکن اب بھی بہت زیادہ کام ہونے والا ہے۔ میری پہلی priority یہ ہے کہ BHUs, RHCs and THQs میں قابل ڈاکٹروں کی presence کو یقینی بنایا جائے۔ ان BHUs, RHCs and THQs میں، یعنی جس level کا ہسپتال ہو گا اسی حساب سے وہاں پر پورا equipment مہیا کرنا اور ادویات مہیا کرنا بھی میری اوّلین ذمہ داری ہے اور یہ میری priority list میں بھی شامل ہے۔ اس کے علاوہ میں یہ چاہتی ہوں کہ پنجاب کے ہر ضلع میں state of the art hospital بنایا جائے کہ جس میں اس شہر کے لوگوں کو علاج معالجہ کی تمام سہولتیں میسر آ سکیں اور اس شہر کے کسی مریض کو علاج کے لئے کسی دوسرے شہر نہ جانا پڑے۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ مریض کے لواحقین کو کہا جاتا ہے کہ اسے علاج کے لئے لاہور یا راولپنڈی لے جاؤ کیونکہ یہاں اس کے علاج کی سہولت میسر نہیں ہے۔ میں یہ چاہتی ہوں کہ پانچ سال کے بعد جب میں حکومت چھوڑ کر جاؤں تو پنجاب کے ہر ضلع میں ایک state of the art hospital قائم ہو چکا ہو۔ کینسر، لیور اینڈ کڈنی ہسپتال الگ الگ بنانے کی بجائے میں یہ چاہتی ہوں کہ ہر ضلع کے بڑے ہسپتال میں تمام امراض کے لئے الگ الگ units بنائے جائیں۔ اسی ہسپتال میں کینسر، کڈنی اینڈ لیور کے مریضوں کا علاج کیا جائے اور اسی کے اندر بچوں کا علاج بھی کیا جائے۔ ہم انشاءاللہ تعالیٰ ہر شہر میں پانچ سال کے اندر اندر علاج کی یہ تمام سہولتیں مہیا کریں گے۔ میں یہ اعلان کرتی ہوں کہ گورنمنٹ ہسپتالوں کی تمام emergencies میں آج سے انشاءاللہ تعالیٰ free medicines مہیا کی جائیں گی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی کہیں پر یہ بات کہی ہے اور آج میں اسے repeat کروں گی۔ میری بیٹی جو اس وقت گیلری میں بیٹھی ہے میں اس کے حوالے سے بات کروں گی کہ ایک مرتبہ میں مری سے چھانگلہ گلی جا رہی تھی اور شام سات یا ساڑھے سات بجے کا وقت تھا۔ میری یہ بیٹی میرے ساتھ تھی اور اس کی اچانک طبیعت خراب ہو گئی۔ اُس دن میرے ساتھ پورا convoy تھا۔ میرے ساتھ بہترین گاڑیاں تھیں لیکن وہاں پر مجھے یہ احساس ہوا کہ یہاں پہاڑوں

میں رہنے والے جو لوگ ہیں اگر ان کو علاج کی فوری ضرورت پڑ جائے تو وہ کیا کریں گے ؟ان کے پاس تو کوئی ایسی ٹرانسپورٹ کی سہولت میسر نہیں ہے۔ان کے لئے کسی مریض کو شہر کے بڑے ہسپتال میں لے جانا بڑا مشکل ہوتا ہو گا۔ اس مشکل کا اندازہ شہروں میں رہنے والوں کو نہیں ہو سکتاتو اُس دن میں نے یہ ارادہ کیا تھا کہ اگر اللہ تعالیٰ مجھے جب کبھی public serviceکی کوئی ذمہ داری دے گا تو سب سے پہلے میں Air Ambulance Serviceکا اعلان کروں گی۔ہم انشاءاللہ چند ہفتوں کے اندرwithin twelve weeksپنجاب کی پہلی Air Ambulance Serviceشروع کریں گے۔اس میں میرا مقصد یہ ہے کہ خدانخواستہ اگر کوئی ایمرجنسی یا حادثہ ہو جاتا ہے تو بہت سارے لوگ اپنے اعضاء یا اپنی جانیں اس سہولت کے میسر ہونے کی وجہ سے محفوظ رکھ سکیں گے ۔انسانی جان یا انسانی اعضاء بچانے کے لئے پوری دنیا میں "golden hour"کے نام سے ایکterm or ruleموجود ہے کہsixty minutesکے اندر اندر مریض کو ایسی جگہ shiftکیا جائے کہ جہاں پر اس کی life and limbsمحفوظ ہو سکیں۔میں یہ چاہتی ہوں کہ جب تک ہر بڑے شہر میں تمامmedical facilitiesمیسر نہیں ہو جاتیں اور state of the art hospitalمیسر نہیں ہو جاتا تو اس وقت تک بوقت ضرورت مریضوں کے لئے Air ambulance availableہو اور انشاءاللہ تعالیٰ اس serviceکو ہم بہت جلد شروع کریں گے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!اس کے علاوہ میں نے 1122کی طرز پر ایک organizedموٹر وے ایمبولینس سروس شروع کرنے کا منصوبہ بنایا ہے تاکہ خدانخواستہ اگر موٹر وے پر کوئی حادثہ ہوتا ہے،اللہ سب کو اپنے حفظ و امان میں رکھے لیکن اگر کوئی مسئلہ ہوتا ہے تو وہاں پر ایک organized ambulance systemموجود ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر!جب کوئی بیماریinitial levelپر ہوتی ہے اور اس کی تشخیص اسی لیول پر ہو جائے تو وہ قابل علاج ہوتی ہے یعنی اگر بروقت screeningہو جائے تو بہت سی complicationsسے لوگ محفوظ رہیں گے۔ہمارے ہاں بیماریوں کے حوالے سے بالکل کوئی screening نہیں ہو سکی جس کی وجہ سے hepatitisاور ٹی۔بی جیسے امراض advance stagesپر پہنچ جاتے کہ جہاں پر ان کا علاج بہت مشکل ہو جاتا ہے۔انشاءاللہ ہم اپنی آبادی کی

screening کے لئے ایک پروگرام ترتیب دیں گے تاکہ تمام بیماریاں early stages پر diagnose ہو جائیں، ان کا بروقت علاج کیا جاسکے اور بیمار لوگ جلد تندرست ہو کر اپنی زندگیوں کی طرف واپس لوٹ سکیں۔ ہم screening کا یہ پروگرام جلد شروع کریں گے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! جناب محمد نواز شریف نے پاکستان کا پہلا ہیلتھ کارڈ 2015 میں شروع کیا تھا۔ اس کے بعد پچھلے سالوں میں یہ ہیلتھ کارڈ کرپشن اور nepotism کا شکار ہوا ہے۔ اس ہیلتھ کارڈ کا اصل مقصد یہ ہوتا ہے کہ غریب مریض کو علاج کی بہترین سہولتیں مہیا کی جائیں۔ مریض کا پرائیویٹ یا سرکاری ہسپتال میں مفت علاج کیا جائے۔ میاں محمد نواز شریف نے جو ہیلتھ کارڈ شروع کیا تھا اس میں کینسر، دل، گردوں اور لیور کی surgeries مفت کروانے کی سہولت شامل تھی۔ ہم اس ہیلتھ کارڈ کو redesign کرنے کے بعد بہت جلد effective health card دوبارہ پنجاب کی عوام کے لئے جاری کریں گے۔

جناب سپیکر! افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ ہم ابھی بھی اُن ممالک میں شامل ہیں جن میں mortality rate بہت زیادہ ہے تو میں چاہتی ہوں کہ ایک ماں جب ایک بچے کو جنم دیتی ہے تو اُس کی زندگی کو خطرہ نہ لاحق ہو، نہ اُس بچے کی زندگی کو خطرہ لاحق ہو کیونکہ سہولیات کی کمی ہے تو اس پر انشاء اللہ میری پوری توجہ ہوگی۔ ہم BHU's and RHC's میں medical equipment جن میں الٹراساؤنڈ اور دیگر مشینیں شامل ہیں وہ ہم انشاء اللہ ضرور مہیا کریں گے اور میں medical labs کے منصوبے کے حوالے سے بہت جلدی اعلان کروں گی۔

جناب سپیکر! میڈیکل کا ایک بہت اہم جز نرسنگ ہے۔ میرا نہیں خیال کہ نرسنگ کے حوالے سے جس level کا کام کیا جانا چاہیے تھا وہ ہوا ہے حالانکہ میاں شہباز شریف نے اس پر بہت زیادہ کام کیا ہے۔ نرسنگ کی demand زیادہ ہے لیکن ہمارے پاس نرسز کم ہیں تو میں یہ چاہتی ہوں کہ ہم نرسز کے لئے نئے ٹریننگ سکولز بھی قائم کریں، اُن کی upgradation بھی کریں اور master trainers کو train کریں تاکہ پنجاب کے ہسپتالوں میں نرسز کو باعزت روزگار ملے بلکہ میں یہ چاہوں گی کہ اگر دوسرے ممالک سے پوری دنیا میں trained nurses جاسکتی ہیں اور پاکستان سے بھی نرسز زیادہ تر Gulf میں جاتی ہیں لیکن European Countries جہاں پر pay packages بہتر ہیں پاکستان کی نرسز وہاں کیوں نہیں جاسکتیں؟ میری یہ خواہش ہے کہ جو نرسز

پاکستان سے باہر جاب کرنا چاہتی ہیں ہم اُن کے لئے European Countries کی required training and specifications کے مطابق ٹریننگ سکولز design کریں جہاں پر اُنہیں ٹریننگ ملے۔ وہ اگر اپنے ملک میں کام کرنا چاہتی ہیں تو اپنے ملک میں کام کریں اور اگر وہ باہر جا کر کام کرنا چاہتی ہیں تو باہر جائیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں اسی طرح خواتین کے لئے ایک بہتر پنجاب بنانا چاہتی ہوں، ایک محفوظ پنجاب بنانا چاہتی ہوں اور اس کے لئے میں ایک خصوصی ہیلپ لائن شروع کرنا چاہ رہی ہوں جس کے لئے میں نے پلاننگ کر لی ہے جو صرف اور صرف خواتین کے لئے مختص ہو گی۔ جو عورت اپنے گھر سے تعلیم کے لئے نکلتی ہے، روزگار کے لئے نکلتی ہے، کوئی کام کرنے کے لئے نکلتی ہے یا کسی بھی ضرورت کے لئے گھر سے نکلتی ہے تو اُس کو safe and secure environment provide کرنا انشاء اللہ تعالیٰ میری ذمہ داری ہو گی۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں چاہتی ہوں کہ خواتین کو خصوصی ٹرانسپورٹ کارڈز ملیں۔ لڑکیوں کو بھی motor bikes and scooties ملیں، اُنہیں بھی قرضے ملیں اور اس کے لئے کوئی کوٹا نہ ہو۔ جتنے قرضے لڑکوں کو مل رہے ہیں اُس سے بھی زیادہ قرضے لڑکیوں کو ملنے چاہئیں کیونکہ جب ہماری بیٹی، ہماری بہن financially strong ہو گی تو اُس کو بہت ساری قباحتوں سے آزادی ملے گی۔

جناب سپیکر! اسی طرح ہم working women hostels اور زیادہ بنائیں گے تاکہ جن خواتین کو ضرورت ہے اور اُن کے پاس چھت نہیں ہے وہ ایک شہر سے دوسرے شہر جب کام کرنے جاتی ہیں تو اُنہیں proper عزت والی رہائش ملے وہ بھی میں انشاء اللہ تعالیٰ بناؤں گی۔ اُن کو work places پر proper facilities ملیں اور اُن کے separate washrooms ہوں۔ ایک اور بہت بڑا مسئلہ ہے میں چونکہ خود ماں ہوں تو میں سمجھتی ہوں کہ بہت ساری خواتین کام کرتی ہیں جن کے بچے چھوٹے ہوتے ہیں تو اُنہیں اپنے بچوں کی بہت زیادہ فکر ہوتی ہے تو میری کوشش ہو گی کہ ہر work place پر ایک daycare center ہو۔

جناب سپیکر! کسی خاتون کو ہراساں کرنا مریم نواز شریف کی redline ہے۔ اگر کسی خاتون کو کہیں میری ضرورت پڑتی ہے تو میں اُس کے لئے 24 گھنٹے حاضر ہوں۔ میں یہاں پر اُس لیڈی پولیس آفیسر کو شاباش دینا چاہتی ہوں جس نے کل اچھرہ میں ایک خاتون کی جان بچائی۔ میں

انشاء اللہ تعالیٰ اُس لیڈی پولیس آفیسر کو اپنے دفتر میں بلا کر بھی شاباش دوں گی۔ میں دیکھتی ہوں کہ یہ پولیس آفیسرز جب اپنی یونیفارم میں ہوتی ہیں اور جب میں قصور میں آپ کے جلسے سے واپس آ رہی تھی تو میں نے دیکھا کہ خواتین پولیس آفیسرز نے guns اُٹھائی ہوئی تھیں تو مجھے بڑی خوشی ہوئی۔ when you are in the line of duty. تو وہاں پر کوئی gender discrimination نہیں ہے اور ہونی بھی نہیں چاہیے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! خواتین کو financially empower کرنے کے لئے، socially empower کرنے کے لئے اور professionally empower کرنے کے لئے مریم نواز شریف انشاء اللہ تعالیٰ 24 گھنٹے کام کرے گی۔

جناب سپیکر! میں transgenders کے لئے ایک خصوصی پیکج بنا رہی ہوں اُس کا اعلان بھی میں بہت جلد کروں گی۔ اُن کو mainstream میں لانا، اُن کو عزت والا روزگار فراہم کرنا اور marginalized communities کی طرف ہمارے معاشرے کا جو attitude ہے اُس میں بہتری لانا بھی میری ذمہ داری ہے۔ ہمارا کام صرف آپ کی جان، آپ کے مال اور آپ کی property کی حفاظت نہیں ہے بلکہ ہماری سوسائٹی کی اجتماعی عقل و دانش کی حفاظت بھی میری ذمہ داری ہے۔ جتنی بھی marginalized communities ہیں جن میں خواتین، transgenders and minorities ہیں میں چاہتی ہوں کہ اُن کو محفوظ پنجاب ملے۔ یہاں پر ہماری minorities کے بہت سارے حضرات موجود ہیں وہ میرے سر کا تاج ہیں جب میں اُن کو دیکھتی ہوں کسی نے پگڑی پہنی ہوئی ہے، کسی نے cross پہنا ہوا ہے تو مجھے بڑی خوشی ہوتی ہے کہ ہمارے سبز اور سفید جھنڈے کے اندر ہماری minorities کی representation ہے تو یہ representation ہمارے دلوں میں بھی ہونی چاہئے اور ہمارے نظام میں بھی ہونی چاہئے۔ میں نہ صرف اقلیتوں کے لئے محفوظ پنجاب بلکہ میں ایک ایسے پاکستان کا خواب بھی دیکھتی ہوں جہاں کسی اقلیت کو ڈر اور خوف میں اپنی رات نہ گزارنی پڑے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! سپورٹس کی منسٹری ایسے رکھی ہوتی ہے کہ اگر کسی کو کوئی اور منسٹری نہیں دینی تو اُس کو سپورٹس کی منسٹری دے دو۔ میں یہ سمجھتی ہوں کہ ایک کھیلتا اور آگے بڑھتا پنجاب ہونا چاہئے جس میں ہر یونین کونسل میں ایک گراؤنڈ مختص ہو جہاں پر بچے کھیل سکیں۔ اُن کے

پاس سپورٹس کے لئے پوراinfrastructure بھی موجود ہو، اُن کے لئے ٹریننگ سنٹرز ہوں، اُن کے لئے talent hunt programs ہوں میں اس کو انشاء اللہ بہت seriously کروں گی اور میں اس کو کھیلتا پنجاب کا نام دوں گی۔

جناب سپیکر! یہ تجویز بھی زیر غور ہے کہ پنجاب کے جو 49ہزار سکول ہیں ان کی جو grounds ہیں ہم ان کو open کر دیں گے تاکہ شام کو vicinity کے بچے وہاں جائیں اور کھیلیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!ایک اور چیز جس کی طرف ہم نے توجہ کرنی ہے اور وہDigital Punjab ہے۔میراvision ہے کہ پنجاب کو ہمDigital Punjab بنائیں تاکہ قطار، انتظار اور فائل سے لوگوں کی جان چھوٹ جائے۔میں یہ بھی چاہتی ہوں کہ گورنمنٹ کے دفاترpaper free ہوں۔ میں زیادہ کا دعویٰ نہیں کرنا چاہتی لیکن میرے ذہن میں ہے کہ کم از کم پانچIT-Cities پنجاب میں بنائے جائیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

میں نے اسیvision کے تحت پہلے بھی یہ ذکر کیا تھا کہ گھر بیٹھے 43 بنیادی سہولیات مریم کی دستک پروگرام کے تحت عوام کو فراہم کی جائیں گی۔ آپ کو ایک nominal amount جو بہت کم ہو گی، میرے خیال میں وہamount 900روپے کے لگ بھگ ہو گی۔اگر آپ کو اپنا پاسپورٹ چاہئے، کسی چیز کی رجسٹریشن چاہئے،vehicle کی رجسٹریشن چاہئے، پراپرٹی کی رجسٹریشن چاہئے، LDA کی services چاہئیں یا کاغذات چاہئیں تو ہم عوام کے لئے 43بنیادی خدمات digital کر رہے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!ہم پہلے مرحلے میں 10 خدمات آپ کےdoor step پرoffer کر رہے ہیں۔آپ فون کریں گے، وہrespond کریں گے اور وقت دیں گے کہ آپ اتنے بجے گھر پر موجود ہوں ہمservices لے کر آپ کےdoor step پر آرہے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر!اسی طرح میں چاہتی ہوں کہ پنجاب میں IT Parks بنیں اورIT Cities بنیں۔ ان کے اندرrenowned international tech companies جن کو tech giants بھی کہتے ہیں۔وہ ساریtech companies پاکستان آئیں۔میں نے کسی کی ذمہ داری لگادی ہے کہ وہ ان ساریtech companies سے بات کریں اور ان کو جو incentive اور سہولت

چاہئے وہ انشاءاللہ تعالیٰ حکومت پنجاب ان کو دے گی۔ ان کو land چاہئے ہم ان کو land دیں گے۔ ان کو grey structure چاہئے ہم ان کو grey structure دیں گے۔ ان کو کوئی utility چاہئے ہم وہ utility ان کو دیں گے۔ ہم ان کو کہیں گے کہ سارے tech giants پنجاب میں آئیں اور اپنے دفاتر کھولیں۔

جناب سپیکر! میں جو بات کرنے لگی ہوں youth وہ سن کر خوش ہوگی۔ میں چاہتی ہوں کہ پنجاب کے بڑے شہروں میں free WiFi ہو۔(نعرہ ہائے تحسین)

میں یہ چاہتی ہوں کہ جو بچے انٹرنیٹ کے packages کے لئے pay کرتے ہیں ان کے ماں باپ pay کرتے ہیں ان کے لئے free WiFi ہو۔ ہم لاہور کے اندر pilot project as a proto type launch کریں گے۔ یہ project تیار پڑا ہے ہم بہت جلد اس کو launch کریں گے اور انشاءاللہ Lahore میں free WiFi ہو گا۔

جناب سپیکر! اسی طرح میاں محمد شہباز شریف نے جو E-Libraries کا concept دیا تھا جس سے بہت سے طالبعلم اور لوگ مستفید ہوتے تھے۔ میں اس کو revive کر رہی ہوں۔ انشاءاللہ E-Libraries پھر سے revive ہوں گی۔

جناب سپیکر! Artificial Intelligence جسے AI کہا جاتا ہے، دنیا میں Machine Learning کہاں سے کہاں پہنچ گئی ہے اور اس سے لوگ کتنا کام لے رہے ہیں۔ میں یہ چاہتی ہوں کہ AI اور Machine Learning کی skills کو enhance کرنے کے لئے اگر کوئی بچہ ان کو سیکھنا چاہتا ہے تو پنجاب حکومت یہ facility اس کو provide کرے گی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میرا vision ہے کہ پانچ سال کے بعد intercity یا intracity کوئی بھی سڑک خراب نہ ہو۔ ہم extensively اس کا plan بنا رہے ہیں کہ ہم intracity roads پر کام کریں گے۔ اگر آپ نے ایک شہر میں کسی ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا ہے تو آپ کو ٹوٹی سڑکوں سے گزرنا نہ پڑے۔ اسی طرح اگر آپ نے ایک شہر سے دوسرے شہر جانا ہے تو آپ کو بہترین سڑکیں ملیں۔ میں اس پر بھی کام کر رہی ہوں۔ میں نئی Motorways پر بھی کام کر رہی ہوں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! پنجاب کے عوام کے لئے ہم انشاء اللہ رابطے آسان کریں گے اور نئے راستے بنائیں گے۔ اسی طرح میاں محمد شہباز شریف کا جو بڑا زبردست منصوبہ "پکیاں سڑکاں سوکھے پینڈے" تھا۔ میں انشاء اللہ اس کو آگے بڑھاؤں گی۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اسی طرح ہم farm to market roads کو بہتر کریں گے۔ میرا یہی خواب ہے کہ کسانوں کو اپنی پیداوار مارکیٹ تک پہنچانے کے لئے کم سے کم تکلیف بلکہ کوئی تکلیف نہ ہو۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! بڑے شہروں بلکہ جہاں جہاں ضرورت ہے جیسے فیصل آباد، سیالکوٹ اور گوجرانوالہ ہے انشاء اللہ تعالیٰ ان تمام ڈویژنل ہیڈ کوارٹرز میں ہم میٹرو بس منصوبے شروع کریں گے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میرا یہ خواب ہے کہ لاہور سے اس کو شروع کریں گے کہ کوئی ایسی سڑک نہ رہے جس پر respectable public transport available نہ ہو۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اسی طرح جنوبی پنجاب پر میری خصوصی توجہ ہو گی۔ میں اپنے ممبران سے انشاء اللہ روزانہ کی بنیاد پر meetings کروں گی اور میں اپنی meetings کا آغاز جنوبی پنجاب کے ممبران سے کروں گی تاکہ جنوبی پنجاب اور پنجاب کے ہر حصے میں مساوی ترقی ہو۔ میرا کوئی favourite نہیں ہے اور میری کوئی favourite جگہ بھی نہیں ہے۔ میں پنجاب کی وزیر اعلیٰ ہوں اور میں پنجاب کے ساڑھے بارہ کروڑ عوام کی ذمہ دار ہوں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اب الیکٹرک ٹرانسپورٹ اور الیکٹرک بسوں کا زمانہ ہے۔ ہمیں آہستہ آہستہ eventually اسی طرف جانا ہے۔ ہمیں بتدریج ٹرانسپورٹ میں تبدیلی لانا ہے کیونکہ یہ cost effective بھی ہے۔ اس کے لئے جتنے charging points ہوں گے انہیں ہم plan کر رہے ہیں تاکہ لوگوں کو سب کچھ free ملے اور وہ electric vehicles کی طرف move کریں۔

جناب سپیکر! محفوظ پنجاب میرا خواب ہے۔ میرے پروگرام کا نام محفوظ پنجاب ہے جس کے اندر لاہور کے لئے پہلا Safe City Project شروع کیا گیا تھا۔ میں نے آئی جی سے پوچھا کہ Safe City بننے کے بعد لاہور میں جرائم کی شرح میں کتنی کمی ہوئی۔ اس پر انہوں نے بتایا کہ لاہور میں 25 سے 30 فیصد جرائم میں کمی ہوئی ہے۔ یہ Safe City کے

کیمرے صرف crime detection کے لئے نہیں ہیں بلکہ ان کو ٹریفک کے نظام میں بہتری لانے کے لئے بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔ آپ دیکھیں ہم ان میں وہ expertise اور equipments لا رہے ہیں کہ اگر موٹر سائیکل پر بھی کوئی اسلحہ چھپا کر لے جا رہا ہے تو وہ بھی انشاءاللہ پکڑا جائے گا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! انشاءاللہ ہم پہلے مرحلے میں پنجاب کے 18 شہروں میں Safe City Projects کا آغاز کریں گے۔ہم پانچ سال کے بعد جب یہ حکومت چھوڑ کر جا رہے ہوں گے تو پنجاب کے ہر ڈسٹرکٹ میں انشاءاللہ Extensive Safe City Project ہو گا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس سے criminals کی tracking بہت آسان ہو جاتی ہے۔ ہمارے موجودہ آئی جی نے مجھے presentation دی ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ انہوں نے بہت کام کیا ہے۔ انہوں نے تھانہ کلچر کو بہتر کیا ہے۔ میں آج بھی ایک تھانے کو visit کرنے جا رہی ہوں۔ میں دیکھنا چاہتی ہوں کہ وہاں کیا ہوتا ہے کیونکہ یہ public touch point ہے۔ جب کوئی مظلوم یا سائل اپنی فریاد لے کر تھانے میں جاتا ہے تو میں خود جا کر دیکھوں گی کہ اس سائل کے ساتھ کیا سلوک ہوتا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں FIR کی registration میں اور اس کے follow up میں آسانی لاؤں گی۔انشاءاللہ.I will keep a tab on that ہم زیادہ ماڈل پولیس سٹیشنز بنائیں گے اور ماڈل وومن پولیس سٹیشنز بھی بنائیں گے۔ ہر پولیس سٹیشن میں ہمارا ایک ڈیسک ہو گا جو صرف وومن کے لئے ہو گا تاکہ عزت اور احترام کے ساتھ ان سے پیش آیا جا سکے پولیس گردی کا ایک واقع ٹیکسلا میں پیش آیا۔ میری پولیس گردی پر zero tolerance ہو گی۔ میں اس پر ایک proper investigation order کروں گی اور میں دیکھوں گی کہ کہاں lapse ہوا ہے۔ کس کی کتنی، کہاں اور کیا غلطی ہے۔

جناب سپیکر! اسی طرح میں نے آئی جی کو کہا ہے کہ ہمارا turn around and response time کتنا ہے؟ جب کسی کو پولیس کی ضرورت پڑتی ہے اور وہ پولیس کو کال کرتا ہے تو کتنی دیر میں پولیس response کرتی ہے؟ اس پر آئی جی نے کہا کہ 5 to 20minutes میں

پولیس response کرتی ہے۔ انشاءاللہ میں اس response time کو 20 minutes سے بھی نیچے لے کر آؤں گی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں خود جیل میں رہی ہوں، death cell میں بھی رہی ہوں، اڈیالہ جیل میں بھی رہی ہوں، نیب کی جیل میں بھی رہی ہوں اور کوٹ لکھپت میں بھی رہی ہوں تو مجھ یہ پتا ہے کہ سہولیات نہ ہونے کی وجہ سے قیدیوں کو کتنی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

جناب سپیکر! ایک رات میری blood sugar drop کر گئی اور میں آوازیں دیتی رہی لیکن وہاں کوئی نہیں آیا۔ قیدیوں کو جیل میں medical facilities کا جو system ہے اس کی proper screening ہو گی تاکہ جیل میں قیدیوں کو جو بھی بیماریاں ہیں ان کی proper diagnosis ہو اور ان کا بروقت علاج ہو۔ ان سب کو وہی medical سہولیات دیں جو ہم جیل سے باہر لوگوں کو دیتے ہیں۔ انشاءاللہ اس پر میں ایک comprehensive program شروع کروں گی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اسی طرح پنجاب کا ایک بہت important area agriculture ہے۔ انشاءاللہ زراعت کے شعبہ میں میری زیادہ تر توجہ ایک چھوٹے کسان پر ہو گی۔ ہم انشاءاللہ smart agricultural zones بنائیں گے۔ اس میں جس چیز کی سب سے زیادہ کمی ہے وہ mechanization ہے۔ ہم ابھی بھی وہی پرانے طریقوں سے کام کر رہے ہیں۔ پرانے طریقوں سے harvest ہو رہا ہے۔ اس کی وجہ سے ہماری yield بہت نیچے آتی ہے۔ میری پوری کوشش ہو گی کہ ہم mechanization پر کام کریں۔ جب کسانوں نے مجھے input دی تو پتا چلا کہ ابھی بھی ٹوکے والی مشین میں کسان کا ہاتھ کٹتا ہے۔ میری کوشش ہو گی کہ ہم کسانوں کو agriculture کی machinery رعایتی قیمت پر فراہم کریں۔ پنجاب میں ہر سال machinery اور mechanization نہ ہونے کی وجہ سے 30 لاکھ ٹن گندم اور 35 لاکھ ٹن چاول ضائع ہوتا ہے جس کی مالیت 600 ارب روپے بنتی ہے۔ اب آپ سوچیں کہ اگر ہم اس کو بہتر کر لیں تو ہم کہاں کھڑے ہوں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! کسان کو جس قسم کی machinery چاہئے ہو گی پنجاب حکومت one window operation کے تحت فراہم کرے گی۔ ہم ابھی اپنا first prototype بنا رہے ہیں۔ اس پر بہت کام ہو چکا ہے۔ انشاءاللہ بہت جلد اس کی launching ہو گی جس کے تحت ایک

چھت کے نیچے کسانوں کو accommodate کیا جائے گا۔ میں سوچ رہی ہوں کہ ہر ضلع میں ایک سنٹر بنے گا، جس کی شروعات میں ساہیوال اور اوکاڑہ سے کروں گی کیونکہ کہ ان کو اس کی سب سے زیادہ ضرورت ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ سنٹرز پنجاب کے ہر ضلع میں بنیں گے لیکن ہم اس کی شروعات ساہیوال اور اوکاڑہ سے کریں گے کیونکہ وہاں سے اس کی demand آئی ہے۔ وہاں پر one window operation کے تحت ایک چھت کے نیچے اگر کوئی کسان داخل ہوتا ہے تو اسے وہاں پر زرعی قرض، معیاری کھاد اور معیاری بیج ملے گا۔ ہم ابھی تک بیج باہر سے import کرتے ہیں۔ ہمارے پاس agricultural universities ہیں لیکن ابھی تک ہم اپنا بیج بہتر نہیں کر سکے کیونکہ research and development کے لئے ہمارے پاس پیسے نہیں ہیں اور نہ ہی اس طرف ہماری توجہ ہے۔ اس پر میری خاص توجہ ہوگی۔ اسی طرح one window operation کے تحت پنجاب میں جو کسان اس سنٹر میں داخل ہوگا تو اس کی handholding ہوگی۔ اس کو machinery چاہیئے، اس کو قرض چاہیئے، اس کو بیج چاہیئے یا اس کو کھاد چاہیئے یہ سب چیزیں اسے وہاں پر ملیں گی۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میری کوشش ہے کہ ہم وہاں گودام بھی بنائیں گے تاکہ اگر کسی کسان کے پاس گودام کی facility نہیں ہے تو وہ بھی اس کو مل سکے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اسی طرح پاکستان میں جو citrus fruit ہے اور especially پنجاب میں جو سرگودھا کا citrus fruit ہے۔ یہ export کا بہت اچھا منصوبہ ہو سکتا ہے کہ اگر ہم اس کو export کریں تو اس سے ہماری export بڑھ سکتی ہے۔ جو ذائقہ ہمارے citrus fruit کا ہے وہ دنیا میں کسی اور کا نہیں ہے اور اس کی demand بھی بہت ہے لیکن افسوس اس بات کا ہے کہ جو اس کے پھل کو بیماریاں لگتی ہیں اس کی وجہ سے ہماری citrus fruit کی production اور اس کی export نیچے آئی ہے۔ تو میں اس کو بھی دیکھوں گی کہ ہم کس طرح اس کی production اور quality کو بہتر بنا سکتے ہیں۔ اس کا جو end product ہے جس میں اس کی polishing بھی ہے اس کو export oriented polices کے مطابق لائیں گے اور اس کی export بڑھائیں گے۔ یہ ہمارا ایک بہت اچھا venture ہوگا۔

جناب سپیکر! اسی طرح livestock ہے۔جو rural areas میں بسنے والے لوگ ہیں ان کا livelihood اس پر base کرتا ہے۔میں ایک خصوصی پیکج اس حوالے سے بھی لا رہی ہوں۔پنجاب حکومت مویشی فراہم کرے گی۔ اگر مفت دینا ہو گا مفت دیں گے۔کہیں کسی کو handholding کی ضرورت پڑی وہ بھی دیں گے۔جانوروں میں foot and mouth disease اتنی زیادہ effect کرتی ہے۔اس سے ہمارا quality and quantity of meat بہت effect ہوتا ہے۔میری یہ کوشش ہو گی کہ ہم اس پر کام کریں۔پوری دنیا میں پاکستان کے گوشت کی quality سب سے اچھی ہے اور specially gulf countries میں اس کی demand سب سے زیادہ ہے۔انشاءاللہ میں اس پر بھی export oriented کام کروں گی۔ یہ revenue کا بہت بڑا source بن سکتا ہے۔میں private sector میں بھی لوگوں کو encourage کروں گی کہ وہ اس میں invest کریں اور ہم ان کی مدد کریں گے۔جو پاکستان کا quality meat ہے اس کی quality کو ہم مزید بہتر بنائیں گے تاکہ وہ export quality کا ہو اور international markets explore کر سکیں۔یہاں پر بھی استعمال ہو اور اگر کوئی export کرنا چاہتا ہے تو وہ export بھی کر سکے۔پھر ایک اور بہت burning issue ہے ہمارے بجلی کے بل بہت بڑھ گئے ہیں۔

جناب سپیکر! یہ ایک بہت مشکل area ہے جس میں فوری relief دینا شاید اتنا آسان کام نہیں ہے لیکن میں نے ٹیم تشکیل دے دی ہے۔eventually ہماری پوری population کو solarization کی طرف جانا پڑے گا لیکن میرا یہ خواب ہے کہ جو چھوٹے consumer ہیں۔جن کا بل 300 units سے below ہوتا ہے۔ان کو ہم solar panel دیں گے تاکہ ان کے بجلی کے جو بل ہیں ان میں سہولت فراہم ہو سکے۔ان کو ہم رعایتی long term loans پر solar panel فراہم کریں گے۔اس میں ہم ان کو اپنی طرف سے بھی کچھ relief دے گے۔تو وہ قسط جو ان کو دینی پڑے گی وہ ان بلوں سے بہت کم ہو گی جو وہ مہینے کا بل ادا کرتے ہیں۔عوام کو کوئی relief ملے اس پر بھی میں کام کر رہی ہوں۔انشاءاللہ بہت جلد میں یہ policy لے کر آؤں گی۔

جناب سپیکر!oath کا ٹائم بھی ہو رہا ہے 2بج کر30 منٹ کا ٹائم تھا اس لئے میں اپنی speech کو جلدی سے ختم کروں گی۔میری کوشش ہے کہ اپنی چھت اپنا گھر پروگرام کے تحت ہم زیادہ سے زیادہ گھر بنائیں۔ہم اس کی شروعات ایک لاکھ گھروں سے کریں گے۔ہمارے پاس land کی وہ amount اور quantity نہیں ہے۔اس طرح کا land available نہیں ہے تو اس لئے ہمیں vertical جانا پڑے گا انشاء اللہ اس پر بھی میں کام کر رہی ہوں اور بہت جلد ہم اپنی یہ housing scheme launch کریں گے۔

جناب سپیکر!اس طرح ہماری ایک اور بہت important scheme صاف ستھرا پنجاب ہے۔اس میں جو بھی گلیاں محلے آئیں گے اور specially rural areas کے اندر جو ٹوٹی ہوئی سڑکیں گلیاں ہیں، راستوں میں بکھری ہوئی گندگی ہے، severage کا نظام ہے اور جو ابلتے ہوئے گٹر ہیں ان پر کام ہو گا۔میں نے Chief Secretary کو کہا ہے districts کا آپس میں مقابلہ کروائیں جس کی district زیادہ clean ہو گی اس کو Government of Punjab honor کرے گی اور acknowledge بھی کرے گی۔تمام districts کا performance scorecard base بنے گا اور وہ scorecard میرے پاس آئے گا اور اس کو میں عوام کے سامنے رکھوں گی۔اس طرح climate change کی وجہ سے ہر سال smog کا ایک issue آجاتا ہے۔ہوائی آلودگی سے نجات کے لئے میں نے ٹیم تشکیل دے دی ہے۔اس پر کام ہو رہا ہے اور ہم جدید technology کو استعمال کر کے انشاءاللہ environment کو بہتر کریں گے۔اس پر میری خصوصی توجہ ہو گی۔ہم overseas Pakistanis کے لئے ایک ایسا system بنائیں گے جس کے تحت اگر ان کو کوئی property کے کاغذات کا مسئلہ ہے یا کسی بھی license کا مسئلہ ہے اور ان کو ملک سے باہر ہوتے ہوئے جتنے بھی مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے میں چاہتی ہوں کہ میں ان کو facilitate کروں۔جو services ہمیں اپنے ملک میں ملتی ہیں ان کو بھی وہ services فراہم ہوں۔

جناب سپیکر!اسی طرح جو میرے media کے بھائی اور بہنیں ہیں ان کی safety اور security کے لئے health insurance اور life insurance polices لے کر آئیں گے جو line of duty میں اپنی جان دیتے ہیں ان کے بچوں کی کفالت ہو سکے اور ان کی

families کی کفالت ہو سکے۔Chief Secretary Punjab کو میں نے ایک مہینے کا وقت دیا ہے اور ایک مہینے کے بعد مجھے پنجاب کے کسی شہر میں کسی جگہ کوئی گندگی کا ڈھیر نظر نہیں آنا چاہئے۔ میں دفتر میں اپنا وقت spend نہیں کروں گی میں خود ہر جگہ جاؤں گی۔ میں روز عوام کے درمیان ہوں گی۔ اپنے projects کو دیکھنے کے لئے خود موجود ہوں گی۔ یہ پچھلے پانچ سال میں گندگی کے جو ڈھیر لگ گئے تھے Chief Secretary Punjab کو میں نے ایک مہینے کا وقت دیا ہے اور ایک مہینے کے بعد مجھے کہیں بھی وہ گندگی اور غلاظت کے ڈھیر نظر نہ آئیں۔

جناب سپیکر! میں آپ سے اور اپنے تمام پارلیمنٹیریز سے اور پنجاب کی عوام سے یہ وعدہ کرتی ہوں کہ کامیابی اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے لیکن انسان کے ہاتھ میں اللہ تعالیٰ نے محنت، توجہ اور نیت رکھی ہے۔ میں اپنی محنت اپنی توجہ اور اپنی نیت کو اللہ تعالیٰ کے بعد پنجاب کے ساڑھے 12 کروڑ عوام کے لئے وقف کرتی ہوں۔ انشاءاللہ میری محنت اور توجہ میں کوئی کمی نہیں ہو گی۔ میں اس کی آپ کو guaranty دیتی ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایک بہتر پنجاب بنانے کی توفیق عطا فرمائے اور اس کے لئے مجھے آپ سب کی مدد اور support درکار ہو گی۔ ہم انشاءاللہ پانچ سال کے بعد آپ کو ایک بہت بہتر پنجاب دے کر جائیں گے۔ آخر میں آپ سے request کرتی ہوں press galleries کو press کے لئے کھول دیا جائے۔

جناب سپیکر: order in house please

وزیر اعلیٰ (محترمہ مریم نواز شریف): جناب سپیکر! جس طرح national assembly میں کمیٹی سسٹم ہے اس طرز کا effective کمیٹی سسٹم پنجاب اسمبلی میں بھی لے کر آئیں۔ STGs اور women caucuses کو بھی بحال کریں اور ان کو ایک اچھے model کی طرح پیش کیا جائے۔ یہ میری آپ سے request ہے اور اس کے لئے آپ کو میری طرف سے جو مدد درکار ہو گی میں حاضر ہوں۔ انشاءاللہ اس دعا کے ساتھ آج میں اپنی تقریر کا اختتام کرتی ہوں کہ ایک overarching view ہے۔ میرا ایک ایجنڈا ہے لیکن اس میں with the passage of time چیزیں add ہوتی جائیں گی۔ میں عوام سے بات کرتی رہوں گی۔ انشاءاللہ پانچ سال کے بعد ایک بہت بہتر پنجاب ہم آنے والی نسلوں کو دے کر جائیں گے۔ آپ سب کا ایک بار پھر سے بہت

شکریہ پنجاب کی عوام کا شکریہ کہ انہوں نے پنجاب کی بیٹی کو اس کرسی پر بیٹھایا۔ وہ social barriers اور glass ceiling انہوں نے توڑ کر ایک پنجاب کی بیٹی کو آج یہاں کھڑا کیا ہے۔ یہ پنجاب کی ہر بیٹی کے لئے مشعل راہ ہے۔ میں وعدہ کرتی ہوں we will leave no stone unturned انشاءاللہ thank you very much پاکستان زندہ آباد۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! آج کے اجلاس کی کارروائی مکمل ہوئی لہٰذا اب اجلاس غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(01)/2023/04. Dated: 26th February, 2024. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:

> In exercise of the powers conferred under Article 109(b) of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Muhammad Baligh-Ur-Rehman**, Governor of the Punjab, hereby prorogue Provincial Assembly of the Punjab on 26**th February 2024 (Monday)** after conclusion of the sitting of the Assembly on that day.

Dated: 26th February 2024 **MUHAMMAD BALIGH-UR-REHMAN**
GOVERNOR OF THE PUNJAB"